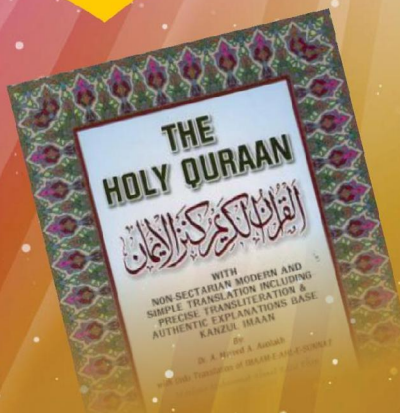




أحكام القرآن

بحواله

مختصر ابن الجوزي

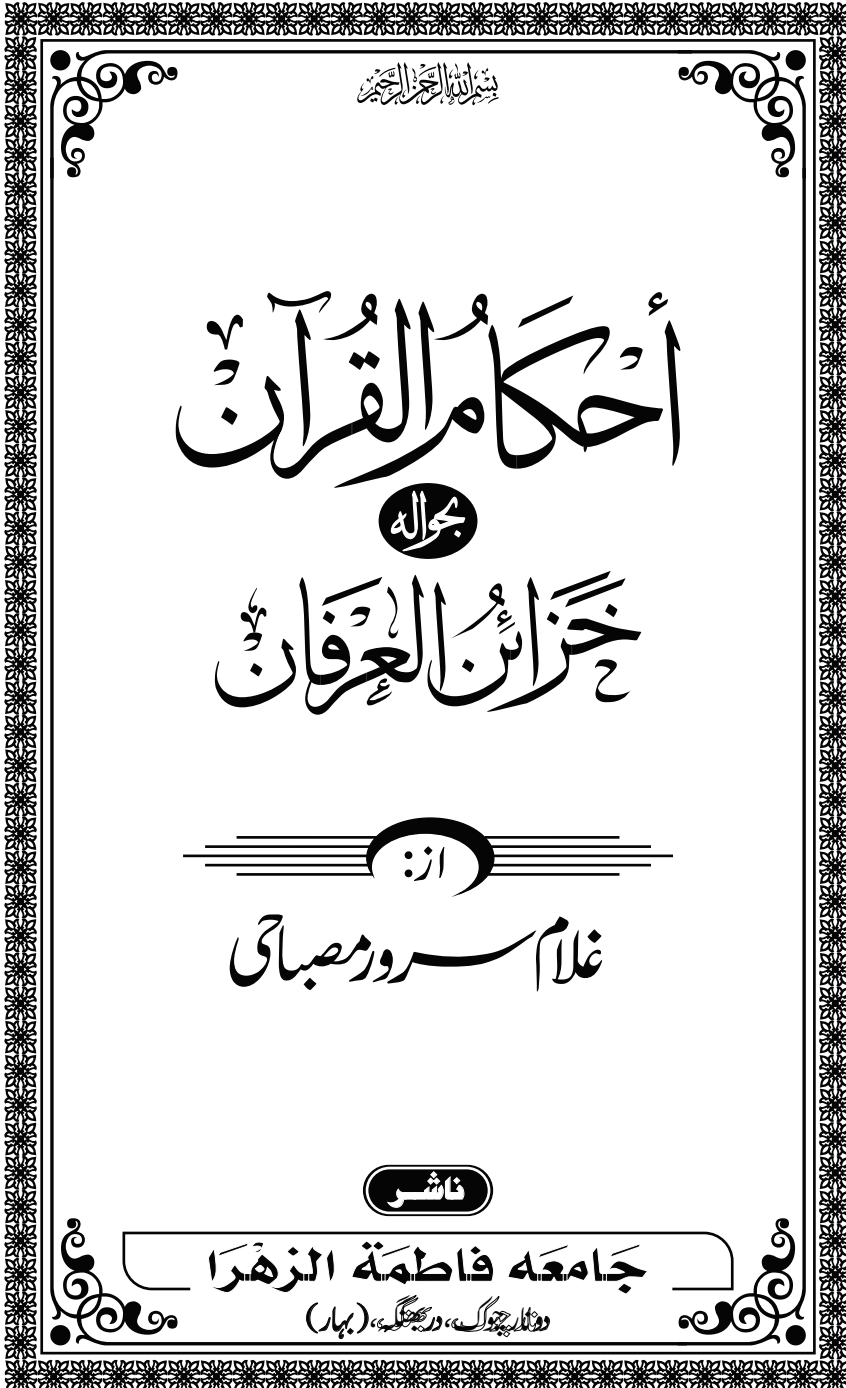


غلام سرور مضیاتی



ناشر

جامعہ فاضلۃ الشریعہ
Click For More Books
(بہار) "دینار حاکم" دہ بھنگہ، (بہار)
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ	
نام کتاب :	احکام القرآن بحوالہ خزائن العرفان
مرتب :	غلام سرور مصباحی
کمپوزنگ :	محمد جاوید رہبر مصباحی و غلام نبی مصباحی
پروف ریڈنگ :	محمد عرف ایچھے میاں، محمد خالد خان، فیضان رضا، احمد رضا، محمد حسین، عبدالقیوم، محمد کمال۔
سن اشاعت :	۱۴۳۵ھ / ۲۰۱۴ء
تعداد :	۱۱۰۰۔
صفحات :	۱۵۶۔

(ملنے کا پتہ)

- (۱)۔ الجمع الاسلامی ملت نگر مبارک پور۔
- (۲)۔ جامعہ فاطمہ زہرہ دونار چوک در بھنگہ۔
- (۳)۔ نوری کتاب گھر مبارک پور۔
- (۴)۔ محبی فاؤنڈیشن سیتا مڑھی۔
- (۵)۔ ہدی فاؤنڈیشن مدھوبنی۔
- (۶)۔ حافظ ملت اکیڈمی مبارک پور۔
- (۷)۔ فیضی کتاب گھر، مہسول چوک سیتا مڑھی۔

تہدیہ

جلالہ العلم حافظ ملت

علامہ الشاہ عبدالعزیز محدث مراد آباد علیہ الرحمۃ والرضوان

(بانی الجامعۃ الاشرفیہ عربک یونیورسٹی)

و

مناظر اہل سنت شیر بہار حضرت علامہ

مفتی محمد اسلم رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

(بانی جامعہ قادریہ مقصود پور)

☆...☆...☆...☆

برائے ایصال ثواب

حجین شبنم صدیقی مرحومہ

(والدہ محترمہ مولانا تحسین رضا مصباحی ناظم اعلیٰ جامعہ فاطمہ زہرا)

اللہ تعالیٰ ان کے قبر پر رحمتوں کی بارشیں برسائے

غلام سرور مصباحی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اظہارِ شکر

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے ہماری ہدایت و رہنمائی کے لیے اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ پر قرآن پاک جیسی کتاب نازل فرمائی یہ وہ کتاب ہے جس میں شعبہائے حیات کے جملہ مسائل کا حل موجود ہے یہ اور بات ہے کہ ہماری نظریں وہاں تک نہیں پہنچتیں۔ یہ بھی ایک زمینی سچائی ہے کہ جن بزرگوں نے اس بحر بیکراں میں غواصی کی ہے کہ وہ نادر و نایاب موتی کے حصول سے ہمکنار ہوئے ہیں۔

علاوہ ازیں یہ فصاحت و بلاغت کے اس مقام کے پرفائز ہے جہاں تک بلغائے روزگار کی عقلیں رسائی کرنے سے قاصر نظر آتی ہیں، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، نعمت من نعم اللہ، معجزۃ من معجزات النبی ﷺ، امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمہ اللہ اس مفہوم کی ترجمانی اس دلکش انداز میں فرماتے ہیں کہ تیرے آگے یوں ہیں دبے لپے فصحاء عرب کے برے بڑے کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

جامعہ اشرفیہ کے مبارک پور کے اکثر طلبہ اپنی دستار بندی کے پر بہار موقع پر کوئی مفید رسالہ ترجمہ و تصنیف کرتے یا ترتیب دیتے ہیں میرے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوا کہ کیوں نہ کوئی ایسی کتاب ترتیب دے دوں جا عوام و خواص کے لیے یکساں مفید ہو، اسی جذبے کی تکمیل کی خاطر میں نے اپنے احباب سے گفتگو کی تو انہوں نے صرف یہ کہ میری حوصلہ افزائی کی بلکہ اپنی دعاؤں نوازتے ہوئے یہ مشورہ بھی دیا کہ اگر آپ ”خزان العرفان“ از صدر الافاضل حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کے جملہ مسائل کو یکجا کر کے شائع کر دیں تو لائق تحسین اور عوام کے لیے نفع بخش کارنامہ ہوگا،

پھر کیا تھا درسی مصروفیات سے وقت نکال کر خدائے ذوالجلال کا نام لے کر میں نے خزان العرفان کے مسائل کی ترتیب کا آغاز کر دیا (الابتداء منی والاکمال من اللہ) دوران ترتیب استاد محترم حضرت مولانا حبیب اللہ بیگ مصباحی ازہری دام ظلہ نے مناسب رہنمائی فرمائی اور اپنی گراں قدر مشوروں سے نوازا، نیز عدیم الفرستی کی باوجود ایک وقیع مقدمہ تحریر فرمایا، اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ مصلح قوم و ملت حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی نے کتاب کو جستہ جستہ دیکھا، فہرست بغور مطالعہ فرمایا اس میں موجود خامیوں کی اصلاح فرما کر کتاب کی اہمیت کو دوبالا کر دیا، اور

دعاؤں سے نوازتے ہوئے اس کتاب کا نام احکام القرآن بحوالہ خزائن العرفان رکھا، خدا کی بارگاہ میں دعا ہے حضرت کا سایہ عوام اہل سنت پر تادیر قائم و دائم رہے، آمین۔

میں بے حد ممنون و مشکور ہوں خطیب الیشیاویورپ، حافظ احادیث کثیرہ حضرت علامہ محمد حسین صدیقی ابوالحقانی۔ (سربراہ اعلیٰ سنی جمیعہ العلماء در بھنگہ کمشنری، بہار) اور استاذ محترم سیاح امریکہ حضرت علامہ مولانا مسعود احمد برکاتی (استاذ الجامعۃ الاشرفیہ) اور حضرت علامہ نصر الحق رضوی مصباحی (خطیب و امام جامع مسجد بلوارہ) کا جنہوں نے کتاب کے مطالعہ کے بعد دعائیہ کلمات سے نواز کر ہماری حوصلہ افزائی کی، مولیٰ تعالیٰ ان مقدس علمائے کرام کو سلامت رکھے، آمین۔

میں اپنے ان تمام دوستوں کا بھی احسان مند ہوں جنہوں نے اس راہ میں میرا ساتھ دیا بالخصوص رفیق درس مولانا محمد جاوید خان رہبر مصباحی و مولانا غلام نبی مصباحی کا جنہوں نے کتاب کی اشاعت و طباعت میں ہر طرح سے میری معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بڑی نا انصافی ہوگی اگر اس موقع پر رفیق محترم حضرت مولانا تحسین رضا مصباحی (ناظم اعلیٰ جامعہ فاطمہ زہرا دونار چوک در بھنگہ، بہار) کا تذکرہ نہ کروں جنہوں نے ہر ہر قدم پر میری مدد فرمائی اور کتاب کی تکمیل میں ہر ممکن کوشش کی حتیٰ کہ طباعت کے بارگراں سے بھی مجھے آزاد کر دیا، اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے اور ان کی والدہ محترمہ حجت بنہم صدیقی مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین۔

بحمد اللہ! تصحیح و طباعت کے مرحلے سے گزر کر یہ مجموعہ بنام "احکام القرآن بحوالہ خزائن العرفان" آپ کے ہاتھوں میں ہے، میں نے اس کی ترتیب میں اپنی بساط بھر کوشش صرف کی ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو اسے اس فقیر کی غفلت پر محمول کریں اور حضرت مفسر علیہ الرحمۃ کی ذات کو اس سے پاک و صاف سمجھے، اور جہاں تک ہو سکے اس غلطی پر مطلع فرما کر علمی تعاون فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب ﷺ کے طفیل اس حقیر سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائیں اور عوام اہل سنت کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور فقیر کے لیے اسے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

احقر العباد

غلام سرور مصباحی

۲۰۱۴/۳/۲۸ بمطابق ۲۸ ربیع الآخرہ ۱۴۳۵ھ

تقریظ جلیل

مصلح قوم و ملت حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نسلّم علیٰ رسولہ الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین

”احکام القرآن بحوالہ خزانہ العرفان“ عزیز مولوی غلام سرور مصباحی (سیتا مڑھی) کی ایک ایمان افروز کوشش ہے انہوں نے کنز الایمان ترجمہ قرآن از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ پر لکھی گئی حضور صدر الافاضل مراد آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تفسیر خزانہ العرفان کے مسائل کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے جو قابل قدر اور مفید ہے، اس سے ایک طرف تو حضرت مفسر علامہ علیہ الرحمۃ کے فقہی مقام کا پتہ چلے گا دوسرے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ جو مسائل خزانہ العرفان میں مختلف مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں اور ان کو تلاش کرنا ایک مشکل کام تھا وہ اب آسان ہو جائے گا اکثر ذہن میں یہ بات رہتی ہے کہ فلاں مسئلہ تفسیر خزانہ میں ہے لیکن یہ یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے کہ کہاں ہے کیوں کہ بہت سے مسائل ضمنی طور پر آگئے جن کو تلاش کرنا بہت مشکل تھا ضرورت اس بات کی بھی تھی کہ تمام مسائل کی کتب فقہ و تفاسیر سے تخریج بھی کی جاتی مگر بڑا جاں کاہ اور جاں گسل ہے کہیں کہیں تفصیل کی بھی ضرورت محسوس کی جاتی ہے یہ کام مؤلف موصوف نہ کر سکے مگر طرح ڈال گئے، کاش کوئی جیالا اور علم و فن کا متوالا اٹھے اور یہ کام بھی کر جائے۔

میں نے سرسری طور پر کتاب کا جائزہ لیا اور فہرست مضامین کو بغور پڑھا پوری کتاب بالاستیعاب دیکھنے کا موقع نہ ملا کہ وقت کم تھا اس کتاب کا عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ میں آنا تھا اور عرس کو صرف ماہ باقی ہے ورنہ میں پوری کتاب دیکھتا اور اپنی معلومات کی حد تک بہت اضافہ بھی کرتا۔

مولیٰ عزوجل عزیز موصوف کی اس سعی محمود کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور مزید اس طرح کے دینی علمی کاموں کی توفیق بخشے آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد عبدالمبین نعمانی معنی عنہ

المجمع الاسلامی مبارک پور

۲۷ ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ

تقریظ

حافظ احادیث کثیرہ، خطیب ایشیا یورپ حضرت علامہ محمد حسین صدیقی ابوالحقانی
(سربراہ اعلیٰ سنی جمعیۃ العلماء در بھنگہ کمشنری بہار)

الحمد لولہ و الصلوٰۃ علی نبیہ

اے رضاہر کام کا ایک وقت ہے دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا
”احکام القرآن بحوالہ خزائن العرفان“ بشکل مسودہ پیش نظر ہے دو چار صفحات جا بجا
سے دیکھا کتاب پسند آئی، مولانا غلام سرور مصباحی نے بڑی عرق ریزی و جاں فشانی کر کے سند
الافتاء، سلطان الاصفیاء، مجدد اعظم، امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان
کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور مفسر قرآن، کاشف الغمہ، نعیم الامہ حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین
علیٰ رحمۃ اللہ کی تفسیر خزائن العرفان سے من وعن ان آیات و تفاسیر کو جمع کیا ہے جن آیتوں سے مسائل
دینیہ کا استنباط ہوتا ہے، عوام و خواص سب کے لیے مفید ہے اپنی طرف سے کچھ اضافہ نہیں کیا
دور حاضر میں مسلک اعلیٰ حضرت جو مترادف ہے مسلک اہل سنت کے اسی پر قائم رہنا
حقانیت کی دلیل ہے اس سے انحراف گمراہی کی علامت ہے مولانا موصوف نے اس کا بھی خیال
رکھا ہے اور اپنے اکابرین کے نقش قدم کو اختیار کیا ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و فضل میں اور اضافہ فرمائے اور تادم حیات مسلک اعلیٰ
حضرت پر قائم رکھے۔ فقط والسلام

محمد حسین صدیقی (ابوالحقانی)

۲۵ فروری ۲۰۱۴ء

دعائیہ کلمات

سیاح امریکہ حضرت علامہ و مولانا مسعود احمد برکاتی صاحب قبلہ استاد الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

باسمہ تعالیٰ و تقدس

مولانا غلام سرور مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے امسال فارغ ہونے والے سعادت مند فاضلین میں سے ہیں ان کی سعادت مند یوں میں سے ہے کہ تفسیر خزائن العرفان از صدر الافاضل علیہ الرحمہ کے درمیان جو مسائل مختلف جگہوں پر ذکر کیے گئے تھے ان تمام مسائل کو یکجا کر دیا ہے تاکہ مسائل شرعیہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے وہ مسائل جو تیس پاروں کی تفسیر میں بکھرے ہیں وہ سو صفحے کی کتاب میں اکٹھا ہو جائیں اور مطالعہ کرنے والے حضرات کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ ان شاء اللہ یہ مجموعہ طباعت کے مراحل سے گزر کر عرس عزیزی میں مولانا موصوف کی دستار فضیلت کے موقع پر آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہو گا ظاہر ہے کہ اس خدمت کے لیے مولانا موصوف نے ترجمہ قرآن کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہو گا جو خود بہت بڑی سعادت مندی اور خوش نصیبی ہے کیوں کہ رب العالمین کے کلام کے ترجمہ اور اس کی پوری تفسیر کے مطالعہ کی توفیق اس کے سعادت مند بندوں کو نصیب ہوتی ہے۔

مولانا غلام سرور مصباحی زید مجدد اس سعادت مندی پر اس ناچیزی کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں رب تعالیٰ ان کی اس تالیف کو قبولیت بخشے اور مطالعہ کرنے والوں کے علم و عمل میں اضافہ کا سبب بنائے، آمین۔ مولانا کو بافیض عالم دین بنائے اور ان کے علم و عمل کی نورانیت سے عالم کو منور فرمائے۔ آمین۔ بجاہ السید المرسلین ﷺ

محمد مسعود احمد برکاتی

جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی

۲۸ / فروری ۲۰۱۳ء

تاثر گرامی

حضرت مولانا نصر الحق رضوی مصباحی خطیب و امام جامع مسجد ہلوارہ، لدھیانہ، پنجاب

قرآن کریم ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ اس کے اصول دائمی اور ابدی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ زمانے کی وسعتیں اس کے اندر سمائی ہوئی ہیں۔
قرآن کریم کی اہمیت و افادیت ہر زمانے میں مسلم رہی ہے اور رہے گی، جو باتیں صدیوں کے انسانی مشاہدات و تجربات سے معلوم ہوتی ہیں قرآن نے تجربات کی تاریکیوں سے نکال کر انہیں ہمارے سامنے لا کر رکھ دی ہیں۔ یہ قرآن کا اتنا عظیم احسان ہے جس کا شکریہ نوع انسانی ادا نہیں کر سکتی۔

چند دنوں پہلے میرے بھانجے عزیز اسعد مولانا غلام سرور مصباحی (جونی الوقت جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں فضیلت کے طالب علم ہیں) فون پر بتایا کہ صدر الافاضل حضرت علامہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کی تفسیر بنام خزائن العرفان میں جتنے مسائل مندرج ہیں ان تمام کو میں نے یکجا کر کے کتابی شکل دے دی ہے۔ سن کر بڑی مسرت ہوئی۔ عزیز موصوف کی یہ کاوش نہ صرف قابل ستائش ہے بلکہ مدارس کے طلبہ کے لیے لائق تقلید بھی۔ مجھے امید ہے کہ عوام و خواص اس سے فائدہ حاصل کریں گے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور مزید قلمی خدمات انجام دینے کی توفیق جمیل عطا فرمائے۔

محمد نصر الحق مصباحی

۲۶ فروری ۲۰۱۲ء

مقدمہ

حضرت علامہ و مولانا حبیب اللہ بیگ مصباحی ازہری صاحب قبلہ، استاد الجامعۃ الاشرفیہ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی ۱۳۴۰ھ کے ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ اور صدر الافاضل بدرالامثل حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ کی تفسیر ”خزائن العرفان فی تفسیر القرآن“ کو علمی حلقوں میں کافی شہرت و مقبولیت حاصل ہے، عوام و خواص سبھی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ اور ان شاء اللہ تاقیامت استفادہ کرتے رہیں گے۔ تاہم اس کی افادیت کو عام سے عام تر کرنے، اور آسان سے آسان بنانے کے لیے مختلف جہتوں سے کام کرنے کی ضرورت ہے، اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مولانا غلام سرور مصباحی (سن فراغت ۲۰۱۲ء) نے تفسیر خزائن العرفان کے منتخب مقامات کا ایک حسین گلدستہ بنام ”احکام القرآن من تفسیر خزائن العرفان“ تیار کیا۔

موصوف نے اس رسالے میں آیات احکام کو یکجا کیا، پھر کنز الایمان اور خزائن العرفان سے متعلقہ مقامات کے ترجمہ و تفسیر کو شامل کیا۔ قارئین کی سہولت کے لیے فقہی ترتیب قائم کرنے کے بجائے موجودہ ترتیب ہی کو باقی رکھا۔

اہل علم جانتے ہیں کہ فقہی احکام پر مشتمل آیات کا انتخاب اور کسی ایک تفسیر سے متعلقہ مقامات کی تفسیر کی جمع و ترتیب بڑی عرق ریزی اور جانفشانی کا کام ہے۔ موصوف دور طالب علمی کی اس اہم کاوش پر لائق ستائش بھی ہیں اور مبارک باد بھی۔

امید ہے کہ اپنا عزم سفر جاری رکھیں گے، اور وسیع پیمانے پر خدمت قرآن کے لیے خود کو تیار کریں گے، اور قرآنی موضوعات پر تحریری و تقریری خدمات دیتے رہیں گے، حدیث پاک میں ”خیر کم من تعلم القرآن و علم“ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس عظیم خدمت کو قبول فرمائے۔ اور دونوں جہاں کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین و آلہ و صحبہ اجمعین۔

محمد حبیب اللہ بیگ مصباحی ازہری

جامعہ اشرفیہ مبارک پور

۲۷/ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ

پہلا پارہ

آیت: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔

(آیت، ۳، البقرہ)

ترجمہ: اور وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ طبرانی و بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا میت کو دفن کر کے قبر کے سرہانے سورہ بقرہ کی اول آیتیں اور پاؤں کی طرف آخری آیتیں پڑھو۔

مسئلہ گیارہویں، فاتحہ، تیجہ، چالیسواں وغیرہ بھی اس میں داخل ہے کہ وہ سب صدقات نافلہ ہیں اور قرآن پاک اور کلمہ شریف کا پڑھنا نیکی کے ساتھ اور نیکی ملا کر اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔

مسئلہ ”مِنَ“ میں ”مَنْ“ تبعیضیہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ انفاق میں اسراف ممنوع ہے یعنی انفاق خواہ اپنے نفس پر ہو یا اپنے اہل پر یا کسی اور پر اعتدال کے ساتھ ہو اسراف نہ ہونے پائے، ”رَزَقْنَاهُمْ“ کی تقدیم اور رزق کو اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ مال تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں، ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے اس کو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت ہی بخیل ہو اور یہ بخل نہایت قبیح۔

(آیت) وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ۔ (آیت ۴، البقرہ)

ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اسی طرح کتب سابقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائیں البتہ ان کے جو احکام ہماری شریعت میں منسوخ ہو گئے ان پر عمل درست نہیں مگر ایمان ضروری ہے، مثلاً، پچھلی شریعتوں میں بیت المقدس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لیے ضروری ہے مگر عمل یعنی

نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں منسوخ ہو چکا۔

(مسئلہ) قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیاء پر نازل ہوا ان سب پر اجمالاً ایمان فرض عین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے لہذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جب کہ علما موجود ہوں جنہوں نے اس کی تحصیل علم میں پوری جدوجہد صرف کی ہو۔

(آیت) إِنَّ الدِّينَ كُفْرٌ وَسَاءَ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَفَلَمْ تَنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ۔

(آیت ۶، البقرہ)

ترجمہ: بیشک وہ جنکی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں۔ (کنز الایمان)

(مسئلہ) اگر قوم پسند پذیر نہ ہو تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا اس آیت میں حضور ﷺ کی تسکین خاطر ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا محروم تو یہ بد نصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی، کفر کے معنی اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔

(آیت) يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ۔

(آیت ۹، البقرہ)

ترجمہ: فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے ہیں مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔ (کنز الایمان)

(مسئلہ) اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہیں، شرع میں ایسے کو منافق کہتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے۔

(آیت) فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ۔

(آیت ۱۰، البقرہ)

ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لیے

در دنیا عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بنا تقیہ پر ہو وہ باطل ہے تقیہ والے کا حال قابل اعتماد نہیں ہوتا، توبہ ناقابل اطمینان ہوتا ہے اس لیے علما نے فرمایا ”لا تقبل توبۃ الزندق“۔

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذاب الہی مرتب ہوتا ہے۔

(آیت) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْدِقُونَ۔

(آیت ۱۱، البقرہ)

ترجمہ: اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ مچاؤ تو کہتے ہیں ہم تو سنور نے والے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ کفار سے میل جول ان سے خاطر دین میں ملامت اور باطل کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور ان کی اکوشی کے لیے صلح کلی بن جانا اور اظہار حق کے سے باز رہنا نشان منافق اور حرام ہے اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا اکل بہت لوگوں نے شیوہ کر لیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہو گئے اسلام میں اسی کی ممانعت ہے ظاہر و باطن۔

(آیت) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَتُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ (آیت ۱۳، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں سنتا ہے، وہی احمق ہیں مگر جاننے نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ آمنو کما آمن سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اتباع محمود و مطلوب ہے۔

مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہل سنت حق ہے کیوں کہ اس میں صالحین کا اتباع ہے۔

مسئلہ باقی تمام فرقے صالحین سے منحرف ہیں لہذا گمراہ ہیں۔

مسئلہ بعض علما نے اس آیت کو زندق کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا۔ (بیضاوی)

زندیق وہ ہے جو نبوت کا مقرر ہو، شعائر اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے۔

(آیت) وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ

إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤْنَ. (آیت ۲، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم تو کہیں ایمان لائے، اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام و پیشوایان دین کا تمسخر اڑانا کفر ہے۔

مسئلہ

(آیت) اُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبَحَتِ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ. (آیت ۱۲، البقرہ)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ

اس آیت سے بیع تعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید و فروخت کے الفاظ کہے بغیر محض رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے۔

(آیت) يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (آیت ۲۰، البقرہ)

ترجمہ: بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں لے جاتا بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ

اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیت الہی کے ساتھ مشروط کہ بغیر مشیت تنہا اسباب کچھ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ

یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیت اسباب کے محتاج نہیں، وہ بے سبب جو چاہے کر سکتا ہے۔

مسئلہ

باری تعالیٰ کے لیے جھوٹ اور تمام عیوب محال ہیں اسی لیے قدرت کو ان سے کچھ واسطہ نہیں۔

(آیت) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. (آیت ۲۱، البقرہ)

ترجمہ: اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے

ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ کفار عبادت کے مامور ہیں جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا مانع نہیں، اسی طرح کافر ہونا وجوب عبادت کو منع نہیں کرتا اور جیسے بے وضو شخص پر نماز کی فرضیت رفع حدت لازم کرتی ہے ایسے ہی کافر پر کہ وجوب عبادت سے ترک کفر لازم آتا ہے۔

(آیت) فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ۔ (آیت ۲۴، البقرہ)

ترجمہ: پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے

مسئلہ یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین کے لیے بکرمہ تعالیٰ خلود ناری یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں۔

(آیت) وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأَتُوا بِه مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَنْوَاعٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔ (آیت ۲۵، البقرہ)

ترجمہ: اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا (صورت دیکھ کر) کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ (صورت میں) ملتا جلتا انہیں دیا گیا ان کے لیے ان باغوں میں ستھری پیپیاں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ عمل صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزو ایمان نہیں۔

مسئلہ یہ بشارت مومنین صالحین کے لیے بلا قید ہے اور گنہ گاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مقید بمشیت الہی ہے کہ چاہے ازراہ کرم معاف فرمائے چاہے گناہوں کی سزا دے کر جنت عطا کرے۔ (مدارک)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جنت و اہل جنت کے لیے فنا نہیں۔

(آیت) هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مِمَّا فِي الْأَرْضِ جِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ (آیت ۲۹، البقرہ)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف استواء (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ کرخی و ابو بکر رازی وغیرہ نے خلق لکم کو قابل انتفاع اشیا کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دی ہے۔

(آیت) وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (آیت ۳۰ البقرہ)

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلانے گا اور خونریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو مشورہ کی حاجت ہو۔

(آیت) وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ (آیت ۳۱، البقرہ)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ آدم کو تمام اشیا کے نام سکھائے پھر سب اشیا کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو انکے نام بتاؤ۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب، علم ظاہر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء خلوت اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

مسئلہ آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام، ملائکہ سے افضل ہیں۔

(آیت) قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اَعْلَمُ مَا تُکْبَدُوْنَ وَ مَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ۔ (آیت ۳۳، البقرہ)

ترجمہ: فرمایا اے آدم بتا دے انہیں سب (اشیا) کے نام تو جب اس نے یعنی (آدم نے) انہیں سب کے نام بتا دیے فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور

میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیوں کہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔

﴿مسئلہ﴾ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لغات اور کل زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

﴿مسئلہ﴾ یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے علوم و کمالات میں زیادتی ہوتی ہے۔

﴿آیت﴾ (وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ) (آیت ۳۴، البقرہ)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

﴿مسئلہ﴾ سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدہ عبادت جو بقصد پرستش کیا جاتا ہے دوسرا سجدہ تحیت جس سے مسجود کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ کہ عبادت۔

﴿مسئلہ﴾ سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتا نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا یہاں جو مفسرین سجدہ عبادت مراد لیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبلہ بنائے گئے تھے تو وہ مسجود الیہ تھے نہ کہ مسجود لہ مگر یہ قول ضعیف ہے کیوں کہ اس سجدہ سے حضرت آدم علیہ السلام کا فضل و شرف ظاہر فرمانا مقصود تھا، اور مسجود الیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضروری نہیں، جیسا کہ کعبہ معظمہ حضور سید انبیاء علیہ السلام کا قبلہ و مسجود الیہ ہے باوجود کہ حضور اس سے افضل ہیں، دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ عبادت نہ ہے تھا سجدہ تحیت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لیے تھا زمین پر پیشانی رکھ کر تھانہ نہ صرف جھکنا یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں۔ (مدارک)

﴿مسئلہ﴾ سجدہ تحیت پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں منسوخ کیا گیا اب کسی کے لیے جائز نہیں ہے کیوں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سو کسی کو سجدہ کرے۔ (مدارک)

ملائکہ میں سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرت جبرئیل ہیں پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر

عزرائیل پھر اور ملائکہ مقربین یہ سجدہ جمعہ کے روز وقت زوال سے عصر تک کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مقربین سو برس اور ایک قول میں پانچ سو برس سجدہ میں رہے شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہ تکبر یہ اعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم سے افضل ہے اس کے لیے سجدہ کا حکم معاذ اللہ تعالیٰ خلاف حکمت ہے اس اعتقاد باطل سے وہ کافر ہو گیا۔

﴿مسئلہ﴾ آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام فرشتوں سے افضل ہیں کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا۔

﴿مسئلہ﴾ تکبر نہایت قبیح ہے اس سے کبھی متکبر کی نوبت کفر تک پہنچتی ہے۔ (بیضاوی)
(آیت) وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ. (آیت ۳۵، البقرہ)

ترجمہ: اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس بیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام کو ظالم کہنا اہانت و کفر ہے جو کہے وہ کافر ہو جائے گا اللہ تعالیٰ مالک و مولیٰ ہے جو چاہے فرمائے اس میں ان کی عزت ہے دوسرے کی کیا مجال کہ خلاف ادب کلمہ زبان پر لائے اور خطاب حضرت حق کو اپنی جرأت کے لیے سند بنائے ہمیں تعظیم و توقیر اور ادب و طاعت کا حکم فرمایا، ہم پر یہی لازم ہے۔

(آیت) فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (آیت ۳۷، البقرہ)

ترجمہ: پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (کنز الایمان)

طبرانی و حاکم و ابونعیم و بیہقی نے حضرت علی مرتضیٰ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ سے مرفوعاً روایت کی کہ جب حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام پر عتاب ہوا تو آپ فکر توبہ میں حیران تھے اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سراٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سمجھا تھا کہ بارگاہ

مسئلہ اس روایت سے ثابت ہوا کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

مسئلہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل و کرم سے حق دیتا ہے اسی تفضلی حق کے وسیلے سے دعا کی جاتی ہے صحیح احادیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا ”من آمن بالله ورسوله و اقام الصلوة و صام رمضان کان حقاً علی اللہ ان یدخل الجنة“ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی، جنت سے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سلب کر لی گئی بجائے اس کے زبان مبارک پر سریانی جاری کر دی گئی تھی قبول توبہ کے بعد پھر عربی زبان عطا ہوئی۔ (فتح العزیز)

مسئلہ توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے اس کے تین رکن ہیں ایک اعتراف جرم، دوسرے ندامت، تیسرے عزم ترک اگر گناہ قابل تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے، مثلاً تارک صلوٰۃ کی توبہ کے لیے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے، توبہ کے بعد حضرت جبریل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرمان برداری لازم ہونے کا حکم سنایا، سب نے قبول اطاعت کا اظہار کیا۔ (فتح العزیز)

(آیت) لَیْسَیْ اِسْمَآءِیْلَ اِذْ کُرُوْا اِنْعَبْتُیْ اِلَیَّیْ اَنْعَبْتُ عَلَیْکُمْ وَاَوْفُواْ بِعَهْدِیْ اَوْفِ بِعَهْدِکُمْ وَاِلَیَّیْ فَارْهَبُوْنَ (آیت ۴۰، البقرہ)

ترجمہ: اے یعقوب کی اولاد یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پورا کرو میں

تمھارا عہد پورا کروں گا اور خاص میرا ہی ڈر رکھو۔ (کنز الایمان)
مسئلہ اس آیت میں شکر و نعمت اور وفا عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہیے کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

(آیت) وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔ (آیت ۴۳، البقرہ)
ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (کنز الایمان)
مسئلہ جماعت کی ترغیب بھی ہے، حدیث شریف میں ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

(آیت) وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ۔
(آیت ۵۰، البقرہ)
ترجمہ: اور جب ہم نے تمھارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور فرعون والوں کو تمھاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا۔ (کنز الایمان)

جس دن فرعون یوں کو غرق کیا گیا وہ دن عاشورہ کا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا، یہود حضور کے زمانے سے اس دن کا روزہ رکھتے تھے، حضور نے ﷺ نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکر گزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حقدار ہیں۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔
مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء پر جو انعام الہی ہوا اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا مسنون ہے۔
مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے امور میں دن کا تعین کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔
مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کے کرام کی یادگار اگر کفار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو

نہ چھوڑا جائے گا۔

(آیت) ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (آیت ۵۲، البقرہ)

ترجمہ: پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی کہ کہیں تم احسان مانو۔
مسئلہ شرک سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔

﴿مسئلہ﴾ مرتد کی سزا قتل ہی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت، قتل و خونریزی سے سخت تر جرم ہے۔

(آیت) وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجَلَ فَاذْكُرُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (آیت ۵۴، البقرہ)

ترجمہ: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑانا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بے شک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے شان انبیاء علیہم السلام معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ”لن نومن لك“ کہنے کی شامت میں بھی اسرائیل ہلاک کیے گئے حضور سید عالم ﷺ کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں ترک ادب غضب الہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں۔

﴿مسئلہ﴾ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولان بارگاہ کی دعا سے مردے زندہ فرماتا ہے۔
(آیت) وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَاَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ (آیت ۵۸، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو رہو، بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے نیکی والوں کو اور زیادہ دیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ آیت سے معلوم ہوا کہ زبان سے استغفار کرنا اور بدنی عبادت، سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا متمم ہے۔

﴿مسئلہ﴾ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشہور گناہ کی توبہ باعلان ہونی چاہیے۔

﴿مسئلہ﴾ یہ بھی معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے، (فتح العزیز) اسی لیے صالحین کا دستور

رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے موالد و مزارات پر حاضر ہو کر استغفار و طاعت بجالاتے ہیں عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے۔

(آیت) فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ. (آیت ۵۹، البقرہ)

ترجمہ: تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بلکہ ان کی بے حکمی کا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمھارے شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو، دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ۔

مسئلہ صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقام و با میں رضائے الہی پر صابر رہیں اگر وہ وبا سے محفوظ رہیں جب بھی انہیں شہادت کا ثواب ملے گا۔

(آیت) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقْرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنِ شَاءَ اللَّهُ لَكَاهِنَتُدُونَ. (آیت ۷۰، البقرہ)

ترجمہ: بولے اپنے رب سے دعا کیجیے کہ ہمارے لیے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے بے شک گایوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا اور اللہ چاہے تو ہم راہ پائیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ ہر کام میں انشاء اللہ کہنا مستحب اور باعث برکت ہے۔

(آیت) قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ كَذَلُوكُ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِئَةَ فِيهَا قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبْحُوهَا مَا كَادُوا يَفْعَلُونَ. (آیت ۷۱، البقرہ)

ترجمہ: کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ نہیں بولے اب آپ ٹھیک بات لائے تو اسے ذبح کیا اور (ذبح) کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جو اپنے عیال کو اللہ کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اس کی ایسی عمدہ پرورش فرماتا ہے۔

مسئلہ جو اپنا مال اللہ کے بھروسے پر اس کی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے۔

مسئلہ والدین کی فرماں برداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

مسئلہ نبی فیض، قربانی و خیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

مسئلہ راہ خدا میں نفیس مال دینا چاہیے گائے کی قربانی افضل ہے۔

(آیت) فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ

تَعْقِلُونَ. (آیت ۷۳، البقرہ)

ترجمہ: تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ٹکڑا مارو اللہ یونہی مردے جلائے گا اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ کہیں تمہیں عقل ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ قاتل، مقتول کی میراث سے محروم رہے گا۔

مسئلہ لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا کسی حملہ آور نے جان بچانے کے لیے مدافعت کی

اس میں وہ قتل ہو گیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا۔

(آیت) وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ

تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنتُمْ مُّعْرِضُونَ. (آیت ۸۳، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے

ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے، اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز

قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر تم پھر گئے مگر تم میں کہ تھوڑے، اور تم روگرداں ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اگر والدین اپنی خدمت کے لیے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے ان کی

خدمت نفل سے مقدم ہے۔

مسئلہ واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جاسکتے والدین کے ساتھ احسان

کے طریقہ جو احادیث سے ثابت ہیں یہ ہیں کہ تہ دل سے ان کے ساتھ محبت رکھے رفتار و گفتار

میں، نشست و برخاست میں ادب لازم جانے، ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے ان کو راضی

کرنے کی سعی کرتا رہے اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں

جاری کرے ان کے لیے فاتحہ، صدقات اور تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرے، اللہ تعالیٰ سے

ان کی مغفرت کی دعا کرے، ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے۔ (فتح العزیز) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بد مذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نرمی اصلاح و تقویٰ اور عقیدہ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔ (غازن)

(آیت) ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَتَطَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ۔ (آیت ۸۵، البقرہ)

ترجمہ: پھر یہ ہو جو تم اپنے کو قتل کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ اور زیادتی میں اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو، تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے، مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کو تنوں (کاموں) سے بے خبر نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب الہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر

ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرف داری میں دنیا کی مخالفت کرنا علاوہ اخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوگا۔

(آیت) وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ (آیت ۸۹، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب کی تصدیق

فرماتی ہے اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔

(آیت) بِئْسَ مَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَنْ يَنْزِلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ۔ (آیت ۹۰، البقرہ)

ترجمہ: کس بڑے مولوں انہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ اتارے سے منکر ہو، اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے، تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے۔

(آیت) وَلَنْ يَنْتَنُوهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ۔

(آیت ۹۵، البقرہ)

ترجمہ: اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان بد اعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ موت کی محبت اور لقائے پروردگار کا شوق اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے ”اللہم ارزقنی شهادة فی سبیلک و وفاة ببلد رسولک“ یارب مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما، بالعموم تمام صحابہ کبار اور بالخصوص شہدائے بدر واحد اور اصحاب بیعت رضوان موت فی سبیل اللہ کی محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لشکر کفار کے سردار رستم بن فرخ زاد کے پاس جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا ”ان معنا قوم یحبون الموت کما یحب اعاجم الخمر“ یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو اس میں لطیف اشارہ

تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبت دنیا کے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اہل اللہ موت کو محبوب حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں۔ فی الجملہ اہل ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر طول حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ اس لیے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کے لیے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کے لیے ذخیرہ سعادت زیادہ کر سکیں اگر گزشتہ ایام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ واستغفار کر لیں۔

مسئلہ صحاح ستہ کی حدیث میں ہے کوئی دنیوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا نہ کرے اور درحقیقت حوادث دنیا سے تنگ آ کر موت کی دعا کرنا، صبر و رضا، تسلیم و توکل کے خلاف و ناجائز ہے

(آیت) **وَ اتَّبِعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينُ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ.** (آیت ۱۰۲، البقرہ)

ترجمہ: اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتا تھے سلطنت سلیمان کے زمانے میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا، ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو بائبل میں دو فرشتوں، ہاروت اور ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو، مگر خدا کے حکم سے۔ اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بے شک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ جو سحر (جادو) کفر ہے اس کا عامل مرد ہے تو قتل کر دیا جائے گا۔

مسئلہ جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قطع طریق (ڈاکو) کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ جادوگر کی توبہ قبول ہے۔ (مدارک)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیر اسباب تحت مشیت ہے۔
(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (آیت ۱۰۴، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو، اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔
مسئلہ دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے۔

مسئلہ للکافرین میں اشارہ میں ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔
(آیت) مَا تَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (آیت ۱۰۶، البقرہ)

ترجمہ: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ جس طرح آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیث متواتر سے بھی (منسوخ) ہوتی ہے۔

مسئلہ نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے، کبھی صرف حکم کا، کبھی تلاوت اور حکم دونوں کا۔
یہ ہقی نے ابو امامہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کے لیے اٹھے اور سورہ فاتحہ کے بعد جو سورہ ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے بسم اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے صبح کو دوسرے صحابہ سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی سب نے سید عالم رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آج شب وہ سورت اٹھالی گئی اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کاغذوں پر وہ لکھیں گئی تھیں ان پر نقش تک باقی نہ رہا۔

(آیت) اَمْ تَرِيدُونَ اَنْ تَسْأَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سَئِلَ مُوسٰى مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَتَّبِعِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ . (آیت ۱۰۸، البقرہ)

ترجمہ: کیا چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو پہلے موسیٰ سے پہلے ہوا تھا اور جو ایمان کو بدلے کفر لے وہ ٹھیک راستہ بہک گیا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مفسدہ ہو وہ بزرگوں کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں۔ اور سب سے بڑا مفسدہ یہ کہ اس سے نافرمانی ظاہر ہوتی ہو۔

(آیت) وَذَكَثِيْذٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُوْذُوْكُمْ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفْرًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاَعْفُوا وَاَصْفَحُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . (آیت ۱۰۹، البقرہ)

ترجمہ: بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مسئلہ حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا حسد سے بچو وہ نیکوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔

مسئلہ حسد حرام ہے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و جاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لیے اس کے زوال نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں۔

(آیت) وَقَالُوْا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصْرٰى تِلْكَ اَمَانِيْهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهٰنَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ . (آیت ۱۱۱، البقرہ)

ترجمہ: اور اہل کتاب بولے ہر گز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامسموع ہوگا۔

(آیت) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَسَّجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (آیت ۱۱۴، البقرہ)

ترجمہ: اور اس سے برہ کر ظالم کون جو اللہ کے مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لیے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب۔

مسئلہ جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے معطل کر دے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے۔
مسئلہ مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جہت قبلہ نہ معلوم ہو سکے تو جس طرف دل جے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔

(آیت) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ لَّهُ قَانِتُونَ (آیت ۱۱۶، البقرہ)

ترجمہ: اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی، پاکی ہے اسے، بلکہ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہو جائے وہ اسی وقت آزاد ہو جائے گا، اس لیے کہ مملوک ہونا اولاد ہونے کی منافی ہے۔

(آیت) وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَبْتَهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (آیت ۱۲۴، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو

نہیں پہنچتا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ یعنی آپ کی اولاد میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے۔

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع

جائز نہیں۔

(آیت) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ (آیت ۱۲۸، البقرہ)

ترجمہ: اے رب ہمارے! اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرماں بردار، اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ یہ مقام (ابراہیم) قبول دعا کا ہے اور یہاں دعا و توبہ سنت ابراہیمی ہے۔

(آیت) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ (آیت ۱۲۹، البقرہ)

ترجمہ: اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھر فرمادے بے شک تو ہی غالب حکمت والا۔

﴿مسئلہ﴾ سید عالم ﷺ نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا، حالیکہ حضرت آدم کے پتلے کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں میں دعائے ابراہیم ہوں، بشارت عیسیٰ ہوں، اپنی والدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان و قصور ان کے لیے روشن ہو گئے، اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ الحمد للہ علی احسانہ۔

دوسرا پارہ

(آیت) وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتُمْ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ عِبَادَهُ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَخَبِيرٌ رَحِيمٌ. (آیت ۱۴۳، البقرہ)

ترجمہ: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ، اور اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان رحم والا ہے۔

مسئلہ دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن، کافر سب کے حق میں شرعاً معتبر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں۔

مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت لازم القبول ہے۔

مسئلہ اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ صحاح کی حدیث میں ہے کہ سید عالم ﷺ کے سامنے ایک جنازہ گذرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور ﷺ نے فرمایا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گذرا صحابہ نے اس کی برائی کی حضور ﷺ نے فرمایا واجب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور کیا چیز واجب ہوئی؟ فرمایا پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوئی دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی تم زمین میں اللہ کے شہدا (گواہ) ہو، پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

مسئلہ یہ تمام شہادتیں صلحائے امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلاف

شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت نہ وہ شافع ہوں گے نہ شاہد اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اولین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا حضرات انبیاء کرام سے دریافت کیا جائے گا وہ عرض کریں گے یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی اس پر ان سے اقامتہ للحدیث دلیل طلب کی جائے گی وہ عرض کریں گے یہ امت محمدیہ یہ ہماری شاہد ہے یہ امت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گذشتہ امت کے کفار کہیں گے کہ انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے دریافت کیا جائے گا کہ تم کیسے جانتے ہو یہ عرض کریں گے یارب تو نے ہماری طرف اپنے رسول ﷺ کو بھیجا، قرآن پاک نازل فرمایا ان کے ذریعہ سے ہم قطعی اور یقینی طور پر جانتے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے فرض تبلیغ علی وجہ الکمال ادا کیا پھر سید انبیاء ﷺ سے آپ کی امت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور ﷺ ان کی تصدیق فرمائیں گے۔

● مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اشیاء معروفہ میں شہادت تسامع کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم سننے سے حاصل ہو اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے۔

● مسئلہ اسی لیے حضور کی شہادت دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں مقبول ہے، یہی وجہ کہ حضور ﷺ نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً صحابہ و ازواج و اہل بیت کے فضائل و مناقب یا غائبوں اور بعد والوں کے لیے مثل حضرت اویس قرنی و امام مہدی وغیرہ کے اس پر اعتقاد واجب ہے۔

● مسئلہ ہر نبی کو ان کی امت کے احوال پر مطلع کیا جاتا ہے تاکہ روز قیامت شہادت دے سکیں چوں کہ ہمارے نبی ﷺ کی شہادت عام ہوگی اس لیے حضور ﷺ تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں۔

(آیت) قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَنِ الْعَالَمِينَ (آیت ۱۴۴، البقرہ)

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف، اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کو تکوں سے بے خبر نہیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔

(آیت) الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (آیت ۱۳۶، البقرہ)

ترجمہ: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔

﴿مسئلہ﴾ حق کا چھپانا معصیت و گناہ ہے۔

(آیت) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ. (آیت ۱۵۴، البقرہ)

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

﴿مسئلہ﴾ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندوں کو قبر میں جنتی نعمتیں ملتی ہیں شہید وہ مسلمان مکلف ظاہر ہے جو تیز ہتھیار سے ظلم مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو یا معرکہ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے نہ کفن اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے اسی حالت میں دفن کیا جائے آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے بعض شہدا وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لیے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر، جل کر یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا، طالب علم، سفر حج غرض راہ خدا میں مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی عورت اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذات الجنب اور سل میں اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ۔

(آیت) إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَمَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ. (آیت ۱۸۵، البقرہ)

ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔

سعی (یعنی صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا) واجب ہے حدیث سے ثابت ہے سید عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر مداومت فرمائی ہے اس کے ترک سے دم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی، حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور وہاں سے طواف کعبہ کے لیے آنا شرط ہے اور عمرہ کے لیے عرفات میں جانا شرط نہیں۔

عمرہ کرنے والا اگر بیرون مکہ سے آئے اس کو براہ راست مکہ آکر طواف کرنا چاہیے اور اگر مکہ کا ساکن (رہنے والا) ہو تو اس کو چاہیے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طواف کعبہ کا احرام باندھ کر آئے حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہے کیوں کہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو جانا حج میں شرط ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے اس کے لیے کوئی وقت معین نہیں۔

(آیت) إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ. (آیت ۱۵۹، البقرہ)

ترجمہ: بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ (کنز الایمان)

علوم دین کا اظہار فرض ہے۔

(آیت) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَفَرُوا وَكُفُّوا أُولَٰئِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْبَلَاءِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (آیت ۱۲۱، البقرہ)

ترجمہ: بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور

آدمیوں سب کی۔ (نزل الایمان)

مسئلہ اس آیت میں ان پر لعنت فرمائی گئی جو کفر پر مرے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے۔

مسئلہ گنہ گار مسلمان پر بالتعین لعنت کرنا جائز نہیں لیکن علی الاطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں چور اور سود خور وغیرہ پر لعنت آئی ہے۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَلُّوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنَّ كُنتُمْ إِذَا تَعْبُدُونَ. (آیت ۱۷۲، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے۔ (نزل الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے (آیت) إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَارَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهْلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (آیت ۱۷۳، البقرہ)

ترجمہ: اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہونہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسئلہ مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکا ہوا چمڑہ کام میں لانا اور اس کے بال، سینگ، ہڈی، پٹھے اور سم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو، اور دوسری آیت میں فرمایا ”دما مسفو حاً“

مسئلہ خنزیر (سور) نجس العین ہے اس کا گوشت پوست بال ناخن وغیرہ تمام اجزا نجس و حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں۔

مسئلہ جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر وہ حرام ہے۔

مسئلہ اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر خدا کا نام لیا۔ مثلاً یہ کہا کہ عقیقہ

کا بکرا ولیمہ کا دنبہ یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا، یا جن اولیا کے لیے ایصال ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔

(آیت) لَيْسَ الذِّبْدُ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الذِّبْدَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔ (آیت ۱۷۷، البقرہ)

ترجمہ: کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دیے رشتہ داروں اور یتیموں، مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑائیں میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت، یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالت تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے۔ (کنزانی حدیث ابو ہریرہ)

مسئلہ حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ داروں کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں ایک صدقہ کا، ایک صلہ رحم کا۔ (نسائی شریف)

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبُ بِالْحَرْبِ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (آیت ۱۷۸، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا، یہ تمہارے رب کی طرف

سے تمھارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت، تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

❏ مسئلہ ولی مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہے گا۔ (جمل)

❏ مسئلہ اگر مقتول کے تمام اولیا قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا۔

❏ مسئلہ اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی)

❏ مسئلہ ولی مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل گرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اخوت ایمانی قطع نہیں ہوتی اس میں خوارج کا ابطال ہے جو مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں۔

(آیت) کُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. (آیت ۱۸۰، البقرہ)

ترجمہ: تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔ (کنز الایمان)

❏ مسئلہ ابتدائے اسلام میں یہ وصیت فرض تھی جب میراث کے احکام نازل ہوئے منسوخ کی گئی اب غیر واث کے لیے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مستحب ہے بشرط کہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ملنے پر محتاج نہ رہیں ورنہ ترکہ وصیت سے افضل ہے۔ (تفسیر احمدی)

(آیت) أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. (آیت ۱۸۳، البقرہ)

ترجمہ: گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اور روزہ رکھنا تمھارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔ (کنز الایمان)

❏ مسئلہ مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہر

الفسق طیب کی خبر سے اس کا غلبہ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول زیادتی کا سبب ہوگا۔
(مسئلہ) جو بالفعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے۔

(مسئلہ) حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے۔

(مسئلہ) جس مسافر نے طلوع فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔

(مسئلہ) جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس کے لیے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو چھتر، ۵۷، روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا اس سے دو نے جو یا اس کی قیمت بطور فدیہ دے۔

(مسئلہ) اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا۔

(مسئلہ) اگر شیخ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اپنے عفو تقصیر کی دعا کرتا رہے۔

(آیت) وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِلَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ . (آیت ۱۸۶، البقرہ)

ترجمہ: اور اے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لا میں کہ کہیں راہ پائیں۔ (کنز الایمان)

(مسئلہ) ناجائز امر کی دعا کرنا جائز نہیں، دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضور قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔

(آیت) اَحِلَّ لَكُمْ كَيْدَةَ الصِّيَامِ الرَّقْتُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ

لَهُنَّ عِلْمٌ اللَّهُ أَنْكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ
وَابْتَغُوا مِمَّا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ
حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ. (آیت ۱۸۷، البقرہ)

ترجمہ: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہاری
لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے
تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے
تمہارے نصیب میں لکھا ہوا اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا
سیاہی کے ڈورے سے پوچھ کر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ
جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یونہی بیان
کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے منافی نہیں جس
شخص کو بحالت جنابت صبح ہوئی وہ غسل کر لے اس کا روزہ جائز ہے۔ (تفسیر احمدی)

مسئلہ اسی سے علمانی یہ مسئلہ اخذ کیا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے۔

مسئلہ علمانی اس آیت کو صوم وصال یعنی تہ کے روزے کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے

مسئلہ اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس و کنار حرام ہے۔

مسئلہ مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے۔

مسئلہ معتکف کو مسجد میں کھانا، پینا، اور سونا جائز ہے۔

مسئلہ عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے۔

مسئلہ اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں جماعت قائم ہو۔

مسئلہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

(آیت) وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا
فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ. (آیت ۱۸۸، البقرہ)

ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھا لو جان بوجھ کر۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز فائدہ کے لیے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا، ناجائز و حرام ہے اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لیے حکام پر اثر ڈالنا، رشوتیں دینا حرام ہے جو حکام ایسے لوگ ہیں وہ اس آیت کو پیش نظر رکھیں۔ حدیث شریف میں مسلمانوں کے ضرر پہنچانے والے پر لعنت آئی ہے۔

(آیت) وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (آیت ۱۹۵، البقرہ)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ علما نے اس سے یہ مسئلہ بھی اخذ کیا ہے جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جائیں اگرچہ وہاں کے لوگوں کو وہاں سے بھاگنا ممنوع ہے۔

(آیت) وَأَتَيْتُمُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْدُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَبَن كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَبَن لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (آیت ۱۹۶، البقرہ)

ترجمہ: اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو بدلہ دے، روزے یا خیرات یا قربانی پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لیے ہے

جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ حج بقول راجح سنہ ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے حج کے فرائض یہ ہیں (۱) احرام (۲) عرفہ میں وقوف (۳) طواف زیارت۔ حج کے واجبات (۱) مزدلفہ میں وقوف (۲) صفاء مروہ کے درمیان سعی (۳) رمی جمار (۴) آفاقی کے لیے طواف رجوع (۵) حلق یا تقصیر۔ عمرہ کے رکن طواف وسعی ہیں اور اس کی شرط احرام و حلق ہیں حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں۔ (۱) افراد بالاجل، وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے۔ (۲) افراد بالعمروہ، وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر (مہینے) حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے خواہ وقت تلبیہ اس کا زبان سے ذکر کرے یا نہ کرے اور اس کے لیے اشہر حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے، مگر حج و عمرہ کے درمیان المام صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو۔ (۳) قرآن، یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل، اول سے حج و عمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقت تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے ادا کرے پھر حج کے۔ (۴) تمتع، یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اشہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اس کے اشہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لیے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ المام صحیح نہ کرے۔ مسکین و فح۔

مسئلہ اس آیت سے علما نے (حج) قرآن ثابت کیا ہے۔

مسئلہ یہ قربانی بیرون حرم نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ اہل مکہ کے لیے نہ تمتع ہے نہ قرآن اور حدود مواقیت کے اندر رہنے والے اہل مکہ میں داخل ہیں مواقیت پانچ ہیں، (۱) ذوالحلیفہ (۲) ذات عرق (۳) جحفہ (۴) قرن (۵) یلملم۔ ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لیے، ذات عرق اہل عراق کے لیے، جحفہ اہل شام کے لیے، قرن اہل نجد کے لیے اور یلملم اہل یمن کے لیے۔

(آیت) الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ (آیت ۱۹۷، البقرہ)

ترجمہ: حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے تو جوان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اگر کسی نے ان ایام سے پہلے حج کا احرام باندھا تو جائز ہے لیکن بکراہت۔

مسئلہ محرم و محرمہ کا نکاح (ان ایام میں) جائز ہے مجامعت جائز نہیں۔

(آیت) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوا كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَبِينَ الضَّالِّينَ (آیت ۱۹۸، البقرہ)

ترجمہ: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک تم اس سے پہلے بہکے ہوئے تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ جب تک تجارت سے افعال حج کی ادائیگی میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مباح ہے۔

مسئلہ عرفات میں وقوف فرض ہے کیوں کہ افاضہ بلا وقوف متصور نہیں۔

مسئلہ وادی محسر کے سوا تمام مزدلفہ موقف ہے اس میں وقوف واجب ہے بے عذر ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے اور مشعر حرام کے پاس وقوف افضل ہے۔

(آیت) فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ سَكَكُمُ فَادْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمَنْ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ (آیت ۲۰۰، البقرہ)

ترجمہ: پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے

اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (نزل الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ذکر جہر اور ذکر جماعت ثابت ہوتا ہے۔

(آیت) وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (آیت ۲۰۱، البقرہ)

ترجمہ: اور کوئی یوں کہتا ہے اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (نزل الایمان)

﴿مسئلہ﴾ مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی امر جائز اور دین کی تائید و تقویت کے لیے اس لیے اس کی یہ دعا بھی امور دین سے ہے۔

(آیت) أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ . (آیت ۲۰۲، البقرہ)

ترجمہ: ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ (نزل الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا کسب و اعمال میں داخل ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ اکثر یہی دعا فرماتے تھے ”اللهم آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار“۔

(آیت) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّهِ الدِّينُ وَالْآقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ . (آیت ۲۱۵، البقرہ)

ترجمہ: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر (مسافر) کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو، بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔ (نزل الایمان)

﴿مسئلہ﴾ آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں (جمل وغیرہ)۔

(آیت) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كَرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ . (آیت ۲۲۱، البقرہ)

ترجمہ: تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات

تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو، اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ جہاد فرض ہے جب اس کے شرائط پائے جائیں اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرض عین ہوتا ہے ورنہ فرض کفایہ۔

(آیت) یَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ . (آیت ۲۱۷، البقرہ)

ترجمہ: تم سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد قتل سے سخت تر ہے اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا (ہو عمل) اکارت (بے کار) گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ ماہ ہائے حرام میں جنگ کی حرمت کا حکم آیت اقلتو المشرکین حیث وجدتمو ہم سے منسوخ ہو گیا۔

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام عمل باطل ہو جاتے ہیں آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر و ثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا اس کا مال معصوم نہیں رہتا اس کی مدح و ثنا و امداد جائز نہیں۔ (روح البیان)

(آیت) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ . (آیت ۲۱۸، البقرہ)

ترجمہ: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ یرجون سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضل الہی ہے۔
(آیت) وَلَا تَنْكِحُوا النُّسُبَ کِتَ حَتَّى یُؤْمِنَ وَلَا مَہْمَہُ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکَہِ وَلَا کُوْ اَعَجَبْتُکُمْ وَلَا تَنْکِحُوا النُّسُبَ کَیْنِ حَتَّى یُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ وَلَا کُوْ اَعَجَبْتُکُمْ اُولَئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِہِ وَیُبَیِّنُ اِلَیْہِہِ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ۔ (آیت ۲۲۱، البقرہ)

ترجمہ: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرک سے اچھی اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ باطل و حرام ہے۔
(آیت) وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عَرَضًا لِّاَیْمَانِکُمْ اَنْ تَبْکُزُوْا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَیْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ سَبِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ (آیت ۲۲۲، البقرہ)

ترجمہ: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا لو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کر لو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

مسئلہ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

(آیت) لَا يُؤْخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْسَارِكُمْ وَلَكِنْ يُؤْخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ (آیت ۲۲۵، البقرہ)

ترجمہ: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کیے اور اللہ بخشنے والا علم والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ قسم تین طرح کی ہوتی ہے (۱) لغو (۲) غموس (۳) منعقدہ (۱) لغویہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں۔ (۲) غموس یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے اس میں گنہگار ہوگا۔ (۳) منعقدہ یہ ہے کہ کسی آئندہ امر پر قصد کر کے قسم کھائے اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔

(آیت) اَطْلُقْ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكِ بِعُرْوَةٍ اَوْ تَسْمِيَةٍ بِاِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اَتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَخَافَاْ اَلَّا يَفْقِيَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَآءَ عَلَيْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ . (آیت ۲۲۹، البقرہ)

ترجمہ: یہ طلاق دوبار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نگوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ خلع طلاق بائن ہوتا ہے۔

مسئلہ خلع میں لفظ خلع کا ذکر ضروری ہے۔

مسئلہ اگر جدائی کی طلب گار عورت ہو تو خلع میں مقدار مہر سے زائد لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے نشوز نہ ہو مرد ہی علیحدگی چاہے تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مطلقاً مکروہ ہے۔

(آیت) فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ. (آیت ۲۳۰، البقرہ)

ترجمہ: پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ تین طلاقیں کے بعد عورت شوہر پر بحرمت مغلطہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ نہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد صحبت طلاق دے پھر عدت گزارے۔

(آیت) وَالْوَالِدَاتُ يُرْضَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْعِمَ الرِّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدَةِ وَالِدَةٍ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّيْتُمْ مَا اتَّيْنَتْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (آیت ۲۳۳، البقرہ)

ترجمہ: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہیے اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے مگر اس کے مقدور بھر مال کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دایوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دنیا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ ماں خواہ مطلقہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچے کو دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت پر دودھ پلوانے کی قدرت و استطاعت نہ ہو یا کوئی دودھ پلانے والی میسر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خاص ماں کے دودھ پر موقوف نہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مستحب ہے۔ (تفسیر احمدی و جمل وغیرہ)

مسئلہ بچہ کی پرورش اور اس کو دودھ پلوانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے لیے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر ماں اپنی رغبت سے بچہ کو دودھ پلائے تو مستحب ہے۔

مسئلہ شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ پلانے کے لیے جبر نہیں کر سکتا اور نہ عورت شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب کر سکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح یا عدت میں رہے۔

مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور عدت گزر چکی تو وہ اس سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے۔

مسئلہ اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر بے اجرت مقرر کیا اور اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ پلانے پر راضی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلوانے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

(تفسیر احمدی مدارک)

المعروف سے مراد یہ ہے کہ حسب حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے۔

تیسرا پارہ

(آیت) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي حَامَّ اِبْرَاهِيْمَ فِي رَبِّهِ اَنْ اَتَاَهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ اَنَا اُحْيِيْ وَ اُمِيتُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَلْتَمِسُ بِالشَّئْسِ مِنَ النَّاسِ فَاَتَٰ بِهَا مِنَ النَّعْرِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ .

(آیت ۲۸۵، البقرہ)

ترجمہ: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر کہ اللہ نے اسے بادشاہی عطا کی جب کہ ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں؟ ابراہیم نے فرمایا تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب سے تو اس کو کچھم سے لے آؤ ہوش اڑ گئے کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔

(آیت) مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ وَ اَسْعٰ عَلَيْهِمُ (آیت ۲۶۱، البقرہ)

ترجمہ: ان کی کہات جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے اوگائیں سات بالیں ہر مال میں سودا نے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ اسناد مجازی جائز ہے جب کہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو مستقل فی التصرف اعتقاد نہ کرتا ہو اسی لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دو نافع ہے یہ مضر ہے، یہ درد کی دافع ہے، ماں باپ نے پالا یا عالم نے گمراہی سے بچایا ہے، بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ سب میں اسناد مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَسَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْبِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفِيْرٌ حَبِيْدٌ . (آیت ۲۶۷، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والوں اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو جان رکھو اللہ کہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے کسب کی اباحت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے (خازن و مدارک)

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آیت صدقہ نافلہ و فرضیہ دونوں کو عام ہو۔ (تفسیر احمدی)۔

﴿مسئلہ﴾ مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط مال لے نہ بالکل خراب نہ سب سے اعلیٰ۔

(آیت) اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ اِنْ تُخْفَوْهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔ (آیت ۷۷، البقرہ)

ترجمہ: اگر خیرات اعلانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر۔

﴿مسئلہ﴾ اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لیے ظاہر کر کے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے۔ (مدارک)

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَيْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبَ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَنْخَسِ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمْلِئَ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْمَؤُا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلٍ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا

وَأَشْهَدُوا إِذْ تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ
وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ (آیت ۲۸۲، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والوں جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ
لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے
جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیے اور جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور
اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے
عقل یا ناتواں ہو یا لکھنا نہ سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے
پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت
بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلادے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے
بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کر لو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی
بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر
یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و
فروخت کرو تو گواہ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) اور جو
تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہو گا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(کنز الایمان)

مسئلہ تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں
ہو سکتے جیسے کہ بچہ جننا، باکرہ ہونا اور نسائی عیوب اس میں ایک عورت کی گواہی بھی مقبول ہے۔

(مدارک واحمدی)

مسئلہ حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں صرف مردوں کی شہادت
ضروری ہے اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی مقبول ہے۔

(مدارک واحمدی)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب
کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز نہیں یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں گواہ کو اظہار

و اخفا کا اختیار ہے بلکہ اخفا افضل ہے، حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستاری کرے گا لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری کیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو گواہ اتنی احتیاط کر سکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے گواہی میں یہ کہنے پر التفا کرے کہ یہ مال فلا شخص نے لیا ہے (آیت) وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْهُنَّ مَقْبُوضَةً فَإِنْ آمَنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتِنَ اَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ اِثْمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (آیت ۲۸۳، البقرہ)

ترجمہ: اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروہو قبضہ میں دیا ہوا اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے جو اُس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گتہ گار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مسئلہ یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک ایک یہودی کے پاس گرور کھ کر بیس صاع جو لیے۔

(آیت) لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهٖ اللّٰهُ فَيُغْفِرْ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(آیت ۲۸۴، البقرہ)

ترجمہ: اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کر کے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا مقصد وارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو نہ کر

سمکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مواخذہ کیا جائے گا، شیخ رابع منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوانی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیت ”ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة“، حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل نہ آئے جب بھی اس پر عتاب کیا جاتا ہے۔

﴿مسئلہ﴾ اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ اس کو معاف فرمائے گا۔

(آیت) **أُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِينَ** (آیت ۲۲، آل عمران)

ترجمہ: یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیا و آخرت میں اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔
(کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں

(آیت) **فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَبْرِيئُ أُنْثَىٰ لَكَ هَذَا قَالَتُ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُزِدُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ** (آیت ۷۳، آل عمران)

ترجمہ: تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اُسے اچھا پروان چڑھایا اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیاز رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ یہ آیت کرامات اولیا کے ثبوت کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا کہ جو ذات پاک، مریم کو بے وقت بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بیوی کو تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے یاں

خیال آپ نے دعا کی جس کا اگلی آیت میں بیان ہے۔

(آیت) رَبَّنَا اِمْتًا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبِعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ.

(آیت ۵۳، آل عمران)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ (کنز الایمان، سورہ آل عمران آیت ۵۳)

مسئلہ اس آیت سے اسلام و ایمان کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت۔

(آیت) وَمَكْرَهُ وَاَوْمَرَكَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْبٰلِغِينَ. (آیت ۵۴، آل عمران)

ترجمہ: اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ لفظ ”مکر“ لغت عرب میں ستر یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے اسی لیے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کے لیے ہو تو محمود، اور کسی فتنے غرض کے لیے ہو تو مذموم ہوتی ہے مکرار دو زبان میں یہ لفظ، فریب میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا استعمال ہر گز نشان الہی میں نہ کیا جائے گا۔

(آیت) يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. (آیت ۵۴، آل عمران)

ترجمہ: اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہو کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں۔

چوہتا پارہ

(آیت) وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ. (آیت ۹۷، آل عمران)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے، حدیث میں ہے سید عالم ؑ نے اس کی تفسیر زاد اور احلہ سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہیے کہ جا کر واپس آنے تک کے لیے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے راہ کی امن بھی ضروری ہے کیوں کہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔

(آیت) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. (آیت ۱۰۵، آل عمران)

ترجمہ: اور اُن جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور اُن میں پھوٹ پڑ گئی بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آپکی تھیں اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا ہے اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کر کے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار ہے۔ اعادنا اللہ تعالیٰ منہ

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَاطِلًا مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْتِيَنَّكُمْ خَبَالًا وَذُؤًا مَاعَنْتُمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ. (آیت ۱۱۸، آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بُرائی میں کمی نہیں کرتے اُن کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے میرا ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنائیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ کفار سے دوستی و محبت اور انہیں اپنا راز دار بنانا جائز و ممنوع ہے۔

(آیت) اِنْ تَسْأَلْهُمْ حَسَنَةً تَسْأَلْهُمْ وَاِنْ تُصِيبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَفْزَحُوا بِهَا وَاِنْ تُصِيبْهُمْ وَتَقْتُلُوا لَآ يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ. (آیت ۴۰، آل عمران)

ترجمہ: تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے اور تم کو بُرائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو تو اُن کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک اُن کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں صبر و تقویٰ کام آتا ہے۔

(آیت) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا الرِّبَا اَوْضِعْهُا مُّضْعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (آیت ۱۳۰، آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو! سود و سودا دوں نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے۔

(کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی ہے مع تو بیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانے میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرض دار کے پاس ادا کی کوئی صورت نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کر کے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک میں سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے ہیں۔

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔

﴿مسئلہ﴾ وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ اِلَّا اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ. (آیت ۱۴، آل عمران)

ترجمہ: اور وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر

مدد دے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل توبہ واستغفار آداب دعائیں سے

ہے۔

(آیت) یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خِيسًا (آیت ۱۲۹، آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہے پر چلے تو وہ تمہیں اُلے پاؤں لوٹا دیں گے پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہر گز ان کی رائے و مشورے پر عمل نہ کریں اور ان کے کہے پر نہ چلیں۔

(آیت) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ (آیت ۱۵۰، آل عمران)

ترجمہ: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا۔ (مدارک و خازن)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔

(آیت) وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكُنُ بُرْهَانًا فَنَبِّذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبَيَّسَ مَا يَشْتَرُونَ. (آیت ۱۸۷، آل عمران)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے چھپک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کیے تو کتنی بری خریداری ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: علما پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرض فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

(آیت) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرُحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحَسِّدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (آیت ۱۸۸، آل عمران)

ترجمہ: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جانا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لیے اور اس کے لیے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالم کہلاتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لیے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

(آیت) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَثَلَىٰ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا. (آیت ۳، النساء)

ترجمہ: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو، دو اور تین، تین اور چار، چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیز جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ ہو یا امہ یعنی باندی۔

مسئلہ: تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں سوائے رسول اللہ ﷺ کے یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بیبیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی، پرانی، باکرہ، ثیبہ سب اس استحقاق میں برابر ہیں یہ عدل لباس، کھانے، پینے میں سکنی یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔

(آیت) وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبَّنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ

هَنِيئًا مَّرِيئًا. (آیت ۴، النساء)

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دوپھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤر چتا بچتا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جز ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے انہیں مجبور کرنا ان کے ساتھ بد خلقی کرنا نہ چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ”طبن لکم“ فرمایا ہے جس کے معنی ہے خوشی سے معاف کرنا۔

(آیت) وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيثَاقًا غَدِيظًا. (آیت ۲۱، النساء)

ترجمہ: اور کیوں کر اُسے واپس لو گے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے۔

پانچواں پارہ

(آیت) وَالْبُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَبْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا. (آیت ۲۴، النساء)

ترجمہ: اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پائی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرار داد کے بعد اگرے تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ نکاح میں مہر ضروری ہے۔

مسئلہ اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہے۔

مسئلہ انتاقلیل جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ حضرت جابر اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا۔ (آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا. (آیت ۲۹، النساء)

ترجمہ: اے ایمان والوں آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے خودکشی کی حرمت ثابت ہوئی اور نفس کا اتباع کر کے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔

(آیت) إِنَّ تَحْتَتَبُوا كَبِيرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا. (آیت ۳۱، النساء)

ترجمہ: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ کفر و شرک تو نہ بخش جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللہ کی مشیت میں ہیں چاہے ان پر عذاب کرے چاہے انہیں معاف فرمائے۔

(آیت) الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِأَنَّهُمْ أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالَّذِلْصَتْ قَتَلَتْ حِفْظَتْ لِنُغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا۔ (آیت ۳۴، النساء)

ترجمہ: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں۔
(آیت) الَّذِينَ يَبْخُلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا۔ (آیت ۷۳، النساء)

ترجمہ: جو آپ بخل کریں اور، اوروں سے بخل کے لیے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے۔
مسئلہ اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لیے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنْبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَايَةِ أَوْ لَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًاۙ (آیت ۴۳، النساء)

ترجمہ: اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضاے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لیے کہ ”قل یا ایہا الکافرون“ میں دونوں جگہ ”لا“ کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور ﷺ نے اس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں ان کو ”یا ایہا الذین آمنوا“ سے خطاب فرمایا گیا۔

مسئلہ حیض و نفاس سے طہارت کے لیے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم جائز ہے۔

مسئلہ پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدیث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح تیمم سے حتیٰ کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اقتدا صحیح ہے۔

(آیت) وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ

جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّوْا اللّٰهُ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (آیت ۶۴، النساء)

ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔

مسئلہ قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی جاؤك میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے۔

مسئلہ بعد وفات مقبولان حق کو ”یا“ کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

(آیت) مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَبِمَنْ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَبِمَنْ نَفْسِكَ
وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا. (آیت ۹۷، النساء)

ترجمہ: اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری طرف سے ہے اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ۔ (کنز الایمان)

مسئلہ یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف بر سبیل ادب ہے خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعل حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے۔

(آیت) وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلَّهِ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا. (آیت ۸۳، النساء)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذمی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تھوڑے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ مفسرین نے فرمایا: اس آیت میں دلیل ہے جواز قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بہ نص قرآن و حدیث سے حاصل ہو اور ایک علم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں شخص کو دخل دینا جائز نہیں جو اہل ہو اس کو تفویض کرنا چاہیے۔

(آیت) وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا. (آیت ۸۶، النساء)

ترجمہ: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا

وہی کہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً، پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللہ بھی کہا تھا تو یہ وبرکاتہ اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں کوئی اضافہ نہیں ہے۔ کافر، فاسق، گمراہ، اور استنجا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کرے۔ جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن پاک یا حدیث یا مذکرہ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول ہو اس حال میں ان کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں، اور جو شخص شطرنج، چوسر، تاش، گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاناخنا یا غسل خانہ میں یا بے عذر برہنہ ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔

مسئلہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کرے، ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ مرد و عورت اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجود کہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے۔

مسئلہ بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

(آیت) یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمٌ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا. (آیت ۹۴، النساء)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہتری غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اکثر فقہانے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں مومن ہوں تو اس کو مومن نہ مانا جائے گا کیوں کہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے اور اگر لالہ الالہ محمد رسول اللہ کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا جب تک کہ وہ اپنے دین سے بیزاری کا اظہار اور اس

کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے، اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لیے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضرور ہے۔

(آیت) لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا. (آیت ۹۵، النساء)

ترجمہ: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا، اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو بیماری یا پیری و ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کیے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں۔

(آیت) إِنَّ الَّذِينَ تَوَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا. (آیت ۹۷، النساء)

ترجمہ: اور وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کا یہ ہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔

(آیت) وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاعًيًا كَثِيرًا وَسِعَةً وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا. (آیت ۱۰۰، النساء)

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا

اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

● مسئلہ ● جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا۔

● مسئلہ ● طلب علم، جہاد، حج، زیارت، طاعت، زہد و قناعت اور رزق حلال کی طلب کے لیے ترک وطن کرنا خدا اور رسول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں مرجانے والا اجر پائے گا۔

(آیت) وَإِذَا خَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَكْثَرُ مُنْكَرٍ (آیت ۱۰۱، النساء)

ترجمہ: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (کنز الایمان)

● مسئلہ ● خوف کفار قصر کے لیے شرط نہیں، حدیث: یعلیٰ بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں؟ فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے سید عالم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیوں کہ جو چیزیں قابل تملیک نہیں ہیں ان کا صدقہ اسقاط محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا، آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لیے آیت میں اس کا ذکر بیان حال ہے شرط قصر نہیں، حضرت عبداللہ بن عمر کی قرأت بھی اس کی دلیل ہے جس میں ”ان یفتنکم“ بغیر ”ان خفتکم“ کے ہے، صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفر میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے، لہذا قصر ضروری ہے۔

مدت سفر:

● مسئلہ ● جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت، تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقدار اس خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہے جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہوگا۔

مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹے میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا، اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا غرض اعتبار مسافت کا ہے۔

(آیت) **وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَافِقَةً مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَافِقَةُ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرَضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا.** (آیت ۱۰۲، النساء)

ترجمہ: اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہیے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب وہ سجدے کر لیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنز الایمان)

حالت سفر میں اگر صورت خوف پیش آئے تو اس کا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔

(آیت) **فَإِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا.** (آیت ۱۰۳، النساء)

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (کنز الایمان)

اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمہ تو حید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

﴿مسئلہ﴾ ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، ثنا اور دعاسب داخل ہیں۔

(آیت) وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضْلَوْكَ وَمَا يُضْلُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَصْحُرُونَكَ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا. (آیت ۱۱۳، النساء)

ترجمہ: اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکہ دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔

(آیت) وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الظُّلُمَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا. (آیت ۱۲۴، النساء)

ترجمہ: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخل ایمان نہیں۔

(آیت) الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فِتْنَةٌ مِنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْذِذْ عَلَيْكُمْ وَنَنْهَعُكُمْ مِنَ الْمُوْمِنِينَ قَالَهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا. (آیت ۱۴۱، النساء)

ترجمہ: وہ جو تمہاری حالت کا (دیکھا) کرتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو فتنہ ملے، کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا تو اللہ تم سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ علما نے اس آیت سے چند مسائل مستنبط کیے ہیں: (۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں

(۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلا پاکر مالک نہیں ہو سکتا (۳) کافر کو مسلمان غلام کے خریدنے کا مجاز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔ (جمل)

چھٹا پارہ

(آیت) وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرُهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا. (آیت ۱۵۲، النساء)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ یہ آیت صفات فعلیہ (جیسے کہ مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے کیوں کہ حدیث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) ازل میں غفور و رحیم نہیں تھا پھر ہو گیا اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے۔

(آیت) رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِّئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا. (آیت ۱۶۵، النساء)

ترجمہ: رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا ”وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا“ اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفت الہی بیان شرع و زبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقل محض سے اس منزل تک پہنچنا میسر نہیں ہوتا۔

(آیت) يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَامَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَكْدٌ وَلَهُ أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُنْ لَهَا وَكْدٌ فَإِن كَانَتَا أُثْتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حِظِّ الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (آیت ۱۷۶، النساء)

ترجمہ: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلام میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر

بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیمار تھے حضور ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیادت کے لیے گئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بے ہوش تھے تو آپ ﷺ وضو فرما کر آئے آب وضوان کے چہرے پر ڈالا تو انہیں افاقہ ہوا، افاقہ کے بعد حضور ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اپنے مال کا کیا انتظام کروں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری و مسلم) ابو داؤد میں یہ بھی ہے کہ رسول ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر! میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔

مسئلہ

اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوئے:

(۱) بزرگوں کا آب وضو تبرک ہے اور اس کو حصول شفا کے لیے استعمال کرنا سنت ہے۔
(۲) مریضوں کی عیادت سنت ہے۔ (۳) سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے ہیں۔ اس لیے حضور ﷺ کو معلوم تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔
(آیت) **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحْلَتْ لَكُمْ بِعِمَّةِ الْإِنْعَامِ إِلَّا مَا يُشْتَرَىٰ عَلَيْهِمْ غَيْرِ مُحْلٍ الصَّيْدُ وَأَنْتُمْ حُرْمَانٌ اللَّهُ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ**۔ (آیت، المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ

کہ خشکی کا شکار حالت احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورۃ کے آخر میں آئے گا۔

(آیت) **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمِهِ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ**۔ (آیت ۳، المائدہ)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا

کہ اے امیر المؤمنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نزول کو عید مناتے فرمایا کون سی آیت؟ اس نے یہی آیت ”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ“ پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقامِ عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا، آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لیے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن ۲ دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہما صاف فرمادیجئے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظم نعم الہیہ کی یادگار و شکرگزاری ہے۔

(آیت) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أَحَلَّ لَهُمْ قُلْ أَحَلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُ وَمَا عَلَنَ مِنَ الْجَوْارِحِ مُكَلَّبِينَ يَعْلَمُونَ هُنَّ وَمِمَّا عَلَيْكُمْ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْحِسَابِ. (آیت ۴، المائدہ)

ترجمہ: اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہوا تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انھیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لیے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت پر دلیل نہ ہونا بھی اس کی حلت کے لیے کافی ہے۔
﴿مسئلہ﴾ تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر بسم اللہ اکبر کہ کر تیر مارا اور اس سے شکار مجروح ہو کر مر گیا تو حلال ہے اور اگر نہ مارتو دوبارہ اس کو بسم اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اس کو نہ لگایا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے۔

(آیت) الْيَوْمَ أَحَلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حَلَّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ وَلَا مَثْخَدٍ مِنْ أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ

بِالْإِثْمِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْخَسِرِينَ. (آیت ۵، المائدہ)

ترجمہ: آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم انہیں ان کے مہر و قید میں لاتے ہوئے نہ متی نکالتے اور نہ آشنا بناتے اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار (گھائے میں) ہے۔ (کنز الایمان)

مسلم و کتابی کا بیچہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَبَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُنِيعَ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. (آیت ۶، المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب سترے ہو لو اور اگر تم بیمار یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضاے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب سترہ کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنز الایمان)

مسلم جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفع و شہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پیا جائے حتیٰ کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا؛ اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال خشفہ فاعل اور مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مسلم حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے۔

(آیت) لِيَقُومُوا فِي الْأَرْضِ الْبُقَدَسَةِ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ

أَذْبَارَكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَسِرِينَ. (آیت ۲۱، المائدہ)

ترجمہ: اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو کہ نقصان پر پلٹو گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ (اس زمین کو مقدس اس لیے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسرے کے لیے باعث برکت ہوتا ہے۔
(آیت) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَلًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (سورہ مائدہ، آیت ۳۸)

ترجمہ: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹوان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بائیں پاؤں اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔

مسئلہ چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب ہے اور اگر وہ ضائع ہو گیا تو ضمان واجب نہیں۔ (تفسیر احمدی)

(آیت) أَلَمْ تَعْلَم أَنَّ اللَّهَ لَهُ مَلَكُ السَّلَاطِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (آیت ۴۰، المائدہ)

ترجمہ: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ اعتراض نہیں، اس سے قدریہ و معتزلہ کا ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں۔

(آیت) سَتُعَوِّنُ لِلْكَذِبِ أَكْثَرُونَ لِلسُّخْتِ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ بِالنِّقْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ النَّقْطِينَ. (آیت ۴۲، المائدہ)

ترجمہ: بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور تو اگر تمہارے حضور حاضر ہوں تو ان میں

فیصلہ فرمایا ان سے منہ پھیر لو اور اگر تم ان سے منہ پھیر لو گے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔ (کنز الایمان)

❦ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں حدیث شریف میں رشوت لینے، دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔

(آیت) اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيْهَا هُدًى وَنُورٌ يَّحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرِّسَالَتِوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوُا اللّٰهَ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ. (آیت ۴۴، المائدہ)

ترجمہ: بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔ (کنز الایمان)

❦ توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کو جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو، منسوخ نہ کیے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوئے ہیں۔ (جمل والابو السعود)

(آیت) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الْيَهُودَ وَالنَّصٰرَیْ اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ. (آیت ۵۱، المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ (کنز الایمان)

❦ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا، ان سے مدد چاہنا، ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں نازل ہوا ہو۔

(آیت) لَوْلَا يَنْهٰهُمْ الرَّسُوْلُ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ

مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ. (آیت ۶۳، المائدہ)

ترجمہ: انہیں کیوں نہیں منع کرتے اُن کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے بے شک بہت ہی برے کام کر رہے ہیں۔ (کنز الایمان)

﴿سُئِلَ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ علما پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے، اور جو شخص بری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بمنزلہ مرتکب گناہ کے ہے۔

(آیت) (کَاثِرًا لِّئَلَّا يَتَّخِذُوا مِنْكُمْ حِلْمًا فَفَعَلُوهُ لِيَبْئَسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ. (آیت ۷۹، المائدہ)

ترجمہ: جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔ (کنز الایمان)

﴿سُئِلَ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکر یعنی برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔

(آیت) تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ الذِّينَ كَفَرُوا الْبَيْسَ مَا قَدْ مَتَّ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَخِطَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ.

ترجمہ: ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اپنے لیے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ (کنز الایمان)

﴿سُئِلَ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا

سبب ہے۔

(آیت) لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَسِيصِيْنَ وَرُحَبَانَا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ. (آیت ۸۲، المائدہ)

ترجمہ: ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے۔ (کنز الایمان)

﴿سُئِلَ﴾ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علم اور ترک تکبر بہت کام آنے والی چیزیں ہیں اور ان کی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

ساتواں پارہ

(آیت) لَا يَأْخُذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْسَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤْخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. (آیت ۸۹، المائدہ)

ترجمہ: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا پائے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دے دے یا کھلا دیا کرے۔

مسئلہ روزہ سے کفارہ جب ہی ادا ہو سکتا ہے جب کہ کھانا کھلانے، کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔

مسئلہ یہ بھی ضروری ہے کہ روزے متواتر کھے جائیں۔

مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں۔

مسئلہ کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا کھلائے، کپڑا دے، یا غلام آزاد کرے ہر

ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(آیت) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصّٰیغَةَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَ مِنْكُمْ مِّثْلًا مُّتَعَبًا فَاَجْرًا مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعْمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَدَلًا الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِيْنٍ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لَّا يَذْوُقْ وِبَالَ اَمْرِ عَفَا اللَّهُ عَنْمَا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيْزٌ ذُو انتِقَامٍ (آیت ۹۵، المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصد قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو

پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جواب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ محرم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے۔

مسئلہ جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکار میں داخل اور

ممنوع ہے۔

مسئلہ حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ کاٹنے والا کتا اور کو اور کچھو اور چیل اور چوہا اور بھیڑ یا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث

میں نواسق فرمایا گیا ہے اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی۔

مسئلہ مچھر، پسو، چیونٹی، مکھی اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کو مارنا معاف ہے۔

(تفسیر احمدی)

مسئلہ حالت احرام میں جن جانوروں کو مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عدا ہو یا خطا

عدا کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطا کا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ (مدارک)

مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو

صدقہ فطر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے

تھے اتنے روزے رکھے۔

مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے

روزے رکھے۔

(آیت) اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ

الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرَّامًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ۔ (آیت ۹۵، المائدہ)

ترجمہ: حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور

تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈر جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

(کنز الایمان)

مسئلہ آیت سے یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ محرم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام دریا

کا شکار وہ جس کی پیدائش دریا میں ہو اور خشکی کی پیدائش خشکی میں ہو۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءَ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْوُؤُكُمْ وَإِن تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبَدَّلَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ. (آیت ۱۰، المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلیم والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مفوض ہے جو فرض فرمادیں وہ فرض ہو جائے نہ فرمائے نہ ہو۔

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس امر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہا حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا، حرام وہ ہے جسے اس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت وہ معاف تو کلفت میں نہ پڑو (خازن)۔

(آیت) قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَآذُنًا غَيْرَ لُزْقَيْنَ. (آیت ۱۱۳، المائدہ)

ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن عید منانا اور خوشیاں منانا عبادتین کرنا شکر الہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم ﷺ کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لیے حضور ﷺ کی ولادت کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الہی بجالانا اور اظہار فرح و سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

(آیت) لِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(آیت ۱۲۰، المائدہ)

ترجمہ: اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ محالات و واجبات سے تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر ممکن الوجود پر قادر ہے۔ (جمل)

مسئلہ کذب و غیرہ عیوب و قبائح، اللہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ کے لیے محال ہیں ان کو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط و باطل ہے۔

(آیت) قُلْ أَيْ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَدَعَ أَنتَكُمْ لِتَشْهَدُوا أَنْ مَعَ اللَّهِ إِلَهَةٌ أُخْرَى قُلْ لَا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ. (آیت ۱۹، الانعام)

ترجمہ: تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہیے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے۔

(آیت) وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي الْإِتْنَاءِ فَاعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَمَا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ. (آیت ۶۸، الانعام)

ترجمہ: اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمانوں کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں، اس سے ثابت ہو گیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لیے شرکت کرنا جائز نہیں اور رد و جواب کے لیے جانا مجالست نہیں بلکہ اظہار حق ہے وہ ممنوع نہیں۔

(آیت) وَمَا عَلَى الَّذِينَ الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ ذِكْرًا لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ. (آیت ۶۹، الانعام)

ترجمہ: اور پرہیزگاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز

آئیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہار حق کے لیے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔

(آیت) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلذِّکْرِ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ (آیت ۷۹۔ الانعام)

ترجمہ: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ تمام ادیان باطلہ سے بیزاری ہو۔

(آیت) وَاسْمِعِیْلَ وَیُوْنُسَ وَلُوطًا وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلِیْنَ۔ (آیت ۸۵، الانعام)

ترجمہ: اور اسمعیل اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے اس پر سند لائی جاتی ہے کہ انبیاء، ملائکہ سے افضل ہیں کیوں کہ عالم، اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہاں والوں پر فضیلت دی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی۔

(آیت) اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدٰی اللّٰهُ فِیْہِذِہُمْ اَقْتَدٰہُ قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِّلْعٰلِیْنَ۔ (آیت ۹۰، الانعام)

ترجمہ: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہاں کو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سید عالم ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں کیوں کہ خصال کمال و اوصاف شرف جو جدا جدا انبیاء کو عطا فرمائے گئے تھے نبی کریم ﷺ کے لیے سب کو جمع فرما دیا اور آپ کو حکم دیا ”فِیْہِذِہُمْ اَقْتَدِہُ“ تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم ﷺ تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہاں آپ کی امت۔ (خازن)

آٹھواں پارہ

(آیت) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِّرَ اَسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفَدُ فَضَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْنَكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرَرْتُمْ اِلَيْهِ وَاِنَّ كَثِيْرًا لِّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَاِئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ. (آیت ۲۰، الانعام)

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کے لیے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے۔

(آیت) وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَأَ جَنَّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَغَيْرَ مَّعْرُوْشٰتٍ وَالتَّنٰخُلِ وَالزَّرْعِ مُخْتَلِفًا اُلْكُهُ وَالتَّيْتُوْنَ وَالزَّمٰنَ مُتَشٰبِهًا وَغَيْرَ مُتَشٰبِهٍ كُلُّوا مِنْ ثَمَرِهٖ اِذَا اَثْمَرُوْا اَتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسَبِّحُوْا اللّٰهَ لَا يَحِبُّ الْمُسَبِّحِيْنَ. (آیت ۱۴۱، الانعام)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر جھمکے ہوئے اور کچھ بے جھمکے اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی میں الگ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن کٹے اور بے جانہ خرچو بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: لکڑی، بانس، گھاس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں غنثر واجب ہوتا ہے اور اگر رہٹ وغیرہ سے ہو تو نصف غنثر۔

(آیت) قُلْ لَا اَجِدُنِيْ مِمَّا اَوْحٰى اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْرًا اَوْ لَحْمِ خَنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رَجِسٌ اَوْ فَسَقًا اَهْلًا لِّغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَبَيْنَ اضْطَرٍّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (آیت ۱۴۵، الانعام)

ترجمہ: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا

حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہو انہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل، ثبوت حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے، یہی معتبر ہے۔

(آیت) قَالَ مَا مَنَعَكَ إِلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ. (آیت ۱۲، الاعراف)

ترجمہ: فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر و وجوب کے لیے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا تو بیخ کے لیے ہے اور اس لیے کہ شیطان کی معاہدت اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مفتخر ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے۔

(آیت) يٰبَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ. (آیت ۳۱، الاعراف)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اور سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہمت کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لیے زینت کرنا عطر لگانا مستحب جیسا کہ متر، طہارت واجب ہے

مسئلہ: آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیل حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیل مستقل سے ثابت ہو۔

(آیت) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ نَفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ.

(آیت ۳۲، الاعراف)

ترجمہ: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لیے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے کہ جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو (خازن) تو جو لوگ توشنہ گیر ہوں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی، سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گناہ گار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے۔
(آیت) اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ۔ (آیت ۵۵۔ الاعراف)

ترجمہ: اپنے رب سے دعا کرو گڑ گڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس میں علما کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفاء، بعض کہتے ہیں کہ اخفاء افضل ہے کیونکہ وہ ریا سے بہت دور ہے، بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لیے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لیے اخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے، نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اخفاء افضل ہے۔ دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے۔

(آیت) اُبَلِّغُكُمْ رِسَالَتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اٰمِيْنٌ۔ (آیت ۶۸، الاعراف)

ترجمہ: تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا معتمد خیر خواہ ہوں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہل علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

نواں پارہ

(آیت) وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ۔ (آیت ۱۵۳۔ الاعراف)

ترجمہ: اور جنہوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔

(آیت) وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ (آیت ۱۸۰، الاعراف)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے ان سے پکارو اور انہیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلے ہیں وہ جلد اپنا کیا پائیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے کہ مشرکین نے اللہ کا لات اور عزیز کا عزلی اور منان کا منات کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے، یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توفیقیہ ہیں۔ تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار، یا مانع، یا خالق القردہ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضار، یا مانع اور یا معطی، یا خالق الخلق۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ رام اور پرما تما وغیرہ۔ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا سکتا کہ وہ جلال الہی کے لائق ہیں یا نہیں۔

(آیت) وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (آیت ۲۰۴، الاعراف)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز، اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت

مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لیے گوش بر آواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سُنا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قرأت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو۔ غرض اس آیت سے قرأت خَلْفَ الْإِمَامِ کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حُجَّت قرار دیا جاسکے۔ قرأت خَلْفَ الْإِمَامِ کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے۔ ”لَا صَلَوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ“ مگر اس حدیث سے قرأت خَلْفَ الْإِمَامِ کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جب کہ حدیث قرأَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ سے ثابت ہے کہ امام کا قرأت کرنا ہی مقتدی کا قرأت کرنا ہے تو جب امام نے قرأت کی اور مقتدی سکت رہا تو اس کی قرأت حکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قرأت کہاں رہی، یہ قرأت حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قرأت کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے لہذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔

(آیت) (وَإِذْ كُفِّرَتْ بَنُفُسُكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُؤْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ). (آیت ۲۰۵، الاعراف)

ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صبح اور شام اور غافلوں میں نہ ہونا۔ (کنز الایمان)

﴿سُئِلَ﴾ ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفاء دونوں میں نُصوص وارد ہیں، جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق و شوق تام و اخلاص کامل مَبْسُور ہو اس کے لیے وہی افضل ہے کذا فی رد المحتار وغیرہ۔ (آیت) قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنتُ الْأَوَّلِينَ. (آیت ۳۸، الانفال)

ترجمہ: تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو انگوں کا دستور گزر چکا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿سُئِلَ﴾ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کُفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کُفر اور معاصی مُعاف ہو جاتے ہیں۔

دسواں پارہ

(آیت) **وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُصْمَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ أَمُنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا أُنزِلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّلَاقِ الْجُنْحَنِ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** (آیت ۴۱، الانفال)

ترجمہ: تو جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول و قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملیں تھیں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غامین کے۔

مسئلہ غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہو گا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لیے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں، مسافروں کے لیے۔

مسئلہ رسول کریم ﷺ کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔

(آیت) **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** (آیت ۴۵، الانفال)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم مراد کو پہنچو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکر الہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔

(آیت) **لَوْ لَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ** (آیت ۶۸، الانفال)

ترجمہ: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ سید عالم ﷺ کا اس دینی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا مشروعیت اجتہاد

کی دلیل ہے

(آیت) وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ ابْلِغْهُ مَا مَنَّهُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ. (آیت ۶، التوبہ)

ترجمہ: اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ مستأمن کو ایذا نہ دی جائے اور مدت گزرنے کے بعد اس کو دارالاسلام میں اقامت کا حق نہیں۔

(آیت) وَإِنْ تَكْثُرُوا أَيْوَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعْنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَتِلُوا أَبْتِغَاءَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ. (آیت ۱۲، التوبہ)

ترجمہ: اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافر ذمی دین اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے۔

(آیت) قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ. (آیت ۲۹، التوبہ)

ترجمہ: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (کنز الایمان)

مسئلہ یہ جزیہ نقد لیا جاتا اس میں ادھار نہیں۔

مسئلہ جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر دینا چاہیے۔

مسئلہ پیادہ پالے کر حاضر ہو کر کھڑے ہو کر پیش کرے۔

مسئلہ قبول جزیہ میں ترک و ہندو وغیرہ اہل کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوا مشرکین عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں۔

مسئلہ اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔

(آیت) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَخْبَارِ وَالرُّهْبَانِ كَيَّاكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيُصَدُّوْنَ عَن سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِصَّةَ وَلَا يَنْفِقُوْنَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. (آیت ۳۴۔ التوبہ)

ترجمہ: اے ایمان والو بیشک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ درناک عذاب کی۔ (کنز الایمان)

● مال کا جمع کرنا مباح ہے مذموم نہیں جب کہ اس کے حقوق ادا کیے جائیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت طلحہ وغیرہ اصحاب ہمال دار تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے۔

(آیت) اِلَّا تَتَضَرَّوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِي اِثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَا بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا السُّفْلٰى وَكَلِمَةَ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (آیت ۲۰، التوبہ)

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

● حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے۔ حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا۔

(آیت) لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَسَفَرًا قٰصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَاٰلٰٓئِكَ عَلَيْهِمُ السُّقَّةُ وَسَيَخْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوْ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهُمْ لَكَٰذِبُوْنَ.

(آیت ۴۲، التوبہ)

ترجمہ: اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بیشک ضرور جھوٹے ہیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سب ہلاکت ہے۔
(آیت) اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالتَّسْكِينِ وَالتَّحْيِیِّیْنَ عَلَیْهَا وَالتَّوَلَّیْهِ قُلُوبُهُمْ وَفِی
الرِّقَابِ وَالْغَارِ مِیْنِ وَفِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ۔

(آیت ۶۰، التوبہ)

ترجمہ: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے
لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھڑانے میں اور قرضداروں کو اور
اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)
﴿مسئلہ﴾ زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے مؤلفۃ القلوب
باجماع صحابہ ساقط ہو گئے کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ
رہی۔ یہ اجماع زمانہ صدیق میں منعقد ہوا۔

﴿مسئلہ﴾ فقیر وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز ہو اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے لیے
کچھ ہو اس کو سوال حلال نہیں،
مسکین: وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کر سکتا ہے۔

عالمین: وہ لوگ ہیں جن کو امام نے صدقے تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو، انہیں امام اتنا
دے جو ان کے اور ان کے متعلقین کے لیے کافی ہو۔
﴿مسئلہ﴾ اگر عامل غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے۔

﴿مسئلہ﴾ عامل سید یا باشی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے۔ گردنیں چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ جن
غلاموں کو ان کے مالکوں نے مکاتب کر دیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کر دی ہو کہ اس قدر وہ ادا کر
دیں تو آزاد ہیں، وہ بھی مستحق ہیں، ان کو آزاد کرانے کے لیے مال زکوٰۃ دیا جائے۔ قرضدار جو بغیر کسی
گناہ کے مبتلائے قرض ہوئے ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں انہیں ادائے
قرض میں مال زکوٰۃ سے مدد دی جائے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بے سامان مجاہدین اور نادار
حاجیوں پر صرف کرنا مراد ہے۔ ابن سبیل سے وہ مسافر مراد ہیں جس کے پاس مال نہ ہو۔

﴿مسئلہ﴾ زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ
بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کو دے۔

﴿مسئلہ﴾ زکوٰۃ انہیں لوگوں کے ساتھ خاص کی گئی تو ان کے علاوہ اور دوسرے مصرف میں

خریج نہ کی جائے گی، نہ مسجد کی تعمیر میں، نہ مردے کے کفن میں، نہ اس کے قرض کی ادائیگی۔

مسئلہ زکوٰۃ بنی ہاشم اور غنی اور ان کے غلاموں کو نہ دی جائے اور نہ آدمی اپنی بی بی اور اولاد اور غلاموں کو دے۔ (تفسیر احمدی و مدارک)

(آیت) لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنَّ نَعْفَ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبُ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ. (آیت ۶۶، التوبہ)

ترجمہ: بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔

(آیت) وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَسِقُونَ. (آیت ۸۴، التوبہ)

ترجمہ: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔

مسئلہ فاسق کے جنازے کی نماز جائز ہے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علما صالحین کا عمل اور یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔

مسئلہ اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا حدیث مشہور سے ثابت ہے۔

مسئلہ جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ جب کوئی کافر مر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہیے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہا دے اور نہ کفن مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقتہ پر دفن کرے اور نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبا دے۔

گیارہواں پارہ

(آیت) وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرْبًا عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت ۹۹، التوبہ)

ترجمہ: اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ہاں ہاں وہ ان کے لیے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے لہذا فاتحہ کو بدعت و ناروا بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔

(آیت) خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَبِيحٌ عَلَيْهِمْ. (آیت ۱۰۳، التوبہ)

ترجمہ: اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پاکر دعا کرتے ہیں، یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔

(آیت) لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لِمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ. (آیت ۱۰۸، التوبہ)

ترجمہ: اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پر ہمیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنز الایمان)

جو مسجد خُرو یا اور نمود و نمائش یا رضائے الہی کے سوا اور کسی غرض کے لیے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے۔ (مدارک)

نجاست اگر جائے خروج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے ورنہ مستحب۔

﴿مسئلہ﴾ ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے نبی کریم ﷺ نے اس پر مواظبت فرمائی اور کبھی ترک بھی نہ کیا۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ. (آیت ۱۱۹، التوبہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا، اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔

(آیت) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا ذَٰلِكَ لَفَسَدَتِ كُلُّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ. (آیت ۱۲۲، التوبہ)

ترجمہ: اور مسلمانوں سے یہ تو ہونی نہیں سکتا کہ سب کے سب ٹکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لیے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے، طلب علم کے لیے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے جو شخص طلب علم کے لیے راہ چلے اللہ اس کے لیے جنت کی راہ آسان کرتا ہے۔ (ترمذی)

﴿مسئلہ﴾ فقہ افضل ترین علوم ہے۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لیے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے، میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا۔ (بخاری و مسلم) حدیث میں ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی) فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں، فقہ اس کا صحیح مصداق ہے۔

(آیت) قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَّا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ

اللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ. (آیت ۵۹، یونس)

ترجمہ: تم فرماؤ بھلا بتاؤ وہ جو اللہ نے تمہارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرایا تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افترا ہے (اللہ کی پناہ) آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں، ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو

حرام۔ بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں، بعض تصویروں کو، بعض کھیل تماشوں کو، بعض عورتوں کی بے قید یوں اور بے پردگیوں کو، بعض بھوک ہڑتال کو جو خود کشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو، فاتحہ کو، گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو، بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں، اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے۔

(آیت) وَقَالَ مُوسَىٰ يُقَوْمِرَ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِينَ۔ (آیت ۸۴، یونس)

ترجمہ: اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم اسلام رکھتے ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے۔

(آیت) وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَآئِكَ ذِیْنَةً وَآمُوَالًا فِی الْحَیْوةِ الدُّنْیَا رَبَّنَا لِنُعْذِلْكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یُرُوْا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ۔ (آیت ۸۸، یونس)

ترجمہ: اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور مال دنیا کی زندگی میں دیے اے رب ہمارے اس لیے کہ تیری راہ سے بہکاوے اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لیے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے۔ (مدارک)

(آیت) قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَعُوْتُكُمْ فَاَسْتَقِیْمُوْا وَلَا تَتَّبِعُوْا سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (آیت ۸۹، یونس)

فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی تو ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ نہ چلو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ دعا کی نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہذا اس کے لیے اخفا ہی مناسب ہے۔ (مدارک)

بار ہواں پارہ

(آیت) قَالُوا اتَّعَجِبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحِمْتُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَبِيدٌ مَّحِيدٌ. (آیت ۳۷، ہود)

ترجمہ: فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبھا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھروالو بیشک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہل بیت میں داخل ہیں۔

(آیت) وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ. (آیت ۱۱۳، ہود)

ترجمہ: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔

(آیت) وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلَّذِينَ كَرِهُوا. (آیت ۱۱۴، ہود)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ۔

(آیت) فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَاجْعُوا أَنَّهُ يَجْعَلُوكَ فِي غَلْبَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ. (آیت ۱۵، یوسف)

ترجمہ: پھر جب اسے لے گئے اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنویں میں ڈال

دیں اور ہم نے اسے وحی بھیجی کہ ضرور تو انہیں ان کا یہ کام جتا دے گا ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے۔ (کنز الایمان)

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے بارادہ فاسد کنواں میں ڈالا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حکم الہی آپ کو پتھر پر بٹھا دیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابرہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپ کے گلے میں ڈال دیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے کھول کر پہنا دیا جس سے اندھیرے میں روشنی ہو گئی، سبحان اللہ۔

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثار مقبولان حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے۔

(آیت) وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ. (آیت ۵۰، یوسف)

ترجمہ: اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس اپنی آیا کہا اپنے رب کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بیشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے۔

تیر ہواں پارہ

(آیت) قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْكُمْ (آیت ۵۵، یوسف)

ترجمہ: یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں (کنز الایمان)

مسئلہ احادیث میں طلب امارت کی ممانعت آئی ہے، اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامت احکام الہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اس کو احکام الہیہ کی اقامت کے لیے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حال میں تھے آپ رسول تھے، امت کے مصالح کے عالم تھے، یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جس میں خلق کو راحت و آسائش پہنچانے کی یہی سبیل ہے کہ عمان حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لیے آپ نے امارت طلب فرمائی۔

مسئلہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیت اقامت عدل جائز ہے۔
مسئلہ اگر احکام دین کا اجرا کا فریاد اسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہو سکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے۔

مسئلہ اپنی خوبیوں کا بیان تفاخر و تکبر کے لیے ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لیے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں اسی لیے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔

(آیت) فَبَدَأَ بِأَوْعِيَّتِهِمْ قَبْلَ وَعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَ جَهَا مِنْ وَعَاءِ أَخِيهِ كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَن نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (آیت ۷۶، یوسف)

ترجمہ: تو اول ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا، ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا

تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ خدا چاہے ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی علما تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے اعلم تھے۔

(آیت) اَللّٰهُ يَسْطُرُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ (آیت ۳۶، الرعد)

ترجمہ: اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ دولت دنیا پر اترا نا اور مغرور ہونا حرام ہے۔

(آیت) وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آیت ۴، ابراہیم)

ترجمہ: اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور وہی عزت حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے۔

چودھواں پارہ

(آیت) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَسَلُّوا أَهْلَ الدِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. (آیت ۴۳۔ النحل)

ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جن کی طرف ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے تقلیدائہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔

(آیت) وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ. (آیت ۶۷۔ النحل)

ترجمہ: اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے کہ اس سے نبیز بناتے ہو اور اچھا رزق بیشک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکا لیا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہو جائے اس کو نبیز کہتے ہیں یہ حد سکر تک نہ پہنچے اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے۔ اور یہی آیت اور بہت سی احادیث ان کی دلیل ہے۔

(آیت) وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَابِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَى حِينٍ. (آیت ۸۰۔ النحل)

ترجمہ: اور اللہ نے تمہیں گھر دیے بسنے کو اور تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون اور بری اور بالوں سے کچھ گرسی کا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک۔ (کنز الایمان)

مسئلہ یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اون اور پشمینے اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی حلت ثابت ہوتی ہے۔

(آیت) إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَوَلَّيْكَ هُمُ الْكَافِرُونَ.

(آیت ۱۰۵۔ النحل)

ترجمہ: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے۔
(آیت) مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِٰتِيْنِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ (آیت ۱۰۶، النحل)
ترجمہ: جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو سو اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جمع ہوا ہو ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمہ کفر کا اجرا جائز ہے جب کہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو۔

مسئلہ اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور اور شہید ہوگا۔
مسئلہ جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو وہ کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخر یا جہل سے کلمہ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائے گا۔ (تفسیر احمدی)

(آیت) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جِدْلُهُمْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ (آیت ۱۲۵، النحل)
ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت حق اور اظہار حقانیت دین کے لیے مناظرہ جائز ہے۔
(آیت) وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَ كَيْنَ صَبْرَتُمْ لَهٗوَ خَيْرٌ لِّلصّٰدِقِيْنَ۔ (آیت ۲۶، النحل)

ترجمہ: اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ مثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی بیعت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے۔ (مدارک)

پندرہواں پارہ

(آیت) وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا مَّا يُلْعَنُ عِنْدَكَ الْكَبِيرُ
أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقْلُ لَّهُمَا أَفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا. (آیت ۲۳، بنی اسرائیل)
ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ
اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا
اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ (کنز الایمان)

● مسئلہ ● ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل
آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے۔

● مسئلہ ● ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے۔
(آیت) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي
صَغِيرًا. (آیت ۲۴، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو
ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دنوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔ (کنز الایمان)
● مسئلہ ● اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے
فائدہ پہنچانے والی ہے مردوں کے ایصالِ ثواب میں بھی ان کے لیے دعائے رحمت ہوتی ہے لہذا
اس کے لیے یہ آیت اصل ہے۔

● مسئلہ ● والدین کافر ہوں تو ان کے لیے ہدایت و ایمان کی دعا کرے یہی ان کے حق میں
رحمت ہے۔

(آیت) وَاتِّ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّبِيلَ وَلَا تَبَذِّرْ تَبْذِيرًا.
(آیت ۲۶، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور رشتہ داروں کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور فضول نہ اڑا۔ (کنز الایمان)
● مسئلہ ● اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا بھی ان کا حق ہے اور
صاحب استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے۔

(آیت) وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا۔ (آیت ۳۳، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق مارا جائے تو بیشک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ضرور اس کی مدد ہونی ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عصبات ہیں۔

مسئلہ اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔

(آیت) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا۔ (آیت ۵۷، بنی اسرائیل)

ترجمہ: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہ الہی میں وسیلہ بنانا جائز ہے اور اللہ کے مقبول بندوں کا یہی طریقہ ہے۔

(آیت) أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔ (آیت ۷۸، بنی اسرائیل)

ترجمہ: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ قرأت نماز کا رکن ہے۔

(آیت) وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْذُودًا۔

(آیت ۷۹، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنت یہ ہے کہ دو دو

رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں۔

مسئلہ اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کر لے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصف اخیر افضل ہے۔

مسئلہ جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو اس کے لیے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے۔ (ردالمحتار)

(آیت) وَيَخْرُونَ لِدُفْقَانٍ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا. (آیت ۱۰۹، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو خوف الہی سے روئے۔

(آیت) وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْبَدْيَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا. (آیت ۱۹، الکہف)

ترجمہ: اور یوں ہی ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ان میں ایک کہنے والا بولا تم یہاں کتنی دیر رہے کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ سترہا ہے کہ تمہارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظن غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقہ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہیے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے

(آیت) وَكَذَلِكَ أَعْتَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَادُّونَ مُرَّهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُيُوتًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ

أَمَرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا. (آیت ۲۱، الکہف)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔

مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لیے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لیے جایا کرتے ہیں اور اسی لیے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔

(آیت) قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا. (آیت ۶۲، الکہف)
ترجمہ: اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھاؤ گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہیے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔
مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس علم سیکھے اس کے ساتھ تواضع و ادب پیش آئے۔ (مدارک)
(آیت) قَالَ فَإِنَّ أَتَّبِعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا.

(آیت ۷۰، الکہف)

ترجمہ: کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مستر شدد کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمادیں۔

(مدارک والابوالسعود)

سولہواں پارہ

(آیت) فَكُلْ وَاشْرَبْ وَفَرِّجْ عَيْنُنَا فَمَا تَرَيْنَنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ آنْسِيًّا. (آیت ۲۶، مریم)

ترجمہ: تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ سفیہ کے جواب میں سکوت و اعراض چاہیئے۔ جواب جاہلاں باشند خموشی۔
مسئلہ کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے، حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔

(آیت) أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا. (آیت ۵۸، مریم)

ترجمہ: یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا جب ان پر رحمن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخشوع قلب سنا اور رونا مستحب ہے۔
(آیت) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا. (آیت ۹۶، مریم)
ترجمہ: بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمن محبت کر دے گا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم ﷺ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمہم اللہ اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام

مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں۔

(آیت) قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَى أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى. (آیت ۸۴، طہ)

ترجمہ: عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا۔ (مدارک)

(آیت) قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ (آیت ۸۵، طہ)

ترجمہ: فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو بلا میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیوں کہ وہ

اس کا سبب و باعث ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیاء نے حاجت روائی فرمائی، بزرگوں نے بلا دفع کی۔ مفسرین نے فرمایا ہے کہ امور ظاہر میں منشا و سبب کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا موجد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں۔ (خازن)

(آیت) وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلُمًا وَلَا هَضْبًا.

(آیت ۱۱۲، طہ)

ترجمہ: اور جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہو گا نہ نقصان کا۔

(کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ

مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کار آمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو یہ سب عمل بے کار۔

ستر ہواں پارہ

(آیت) وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوْحِي إِلَيْهِمْ فَسَلُّوا أَهْلَ الدِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. (آیت ۷، الانبیاء)

ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ (کنز الایمان)

﴿سئل﴾ اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے، یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو کہ اللہ کے رسول صورت بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں، اس سے تمہارے تردد کا خاتمہ ہو جائے گا۔

(آیت) فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ. (آیت ۷۹۔ الانبیاء)

ترجمہ: ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے اور یہ ہمارے کام تھے۔ (کنز الایمان)

﴿سئل﴾ جن علما کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہوا نہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب و سنت کا حکم نہ پائیں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جاوے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مصیب ہو تو اس کے لیے دواجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر

اتھار ہواں پارہ

(آیت) فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ. (آیت ۷، المؤمنون)

ترجمہ: تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (کنز الایمان)

(مسئلہ) اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضاے شہوت کرنا حرام ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرم گاہوں سے کھیل کرتے تھے۔

(آیت) وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ. (آیت ۴، النور)

ترجمہ: اور جو پار ساعورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معانہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔ (کنز الایمان)

(مسئلہ) جو شخص کسی پار سامر دیا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معانہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے اسی ۸۰ کوڑے۔ آیت میں محصنات کا لفظ خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔

(مسئلہ) اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی۔ پار ساسے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔

(مسئلہ) زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔

(مسئلہ) حد قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔

(مسئلہ) مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔

(مسئلہ) غلام اپنے مولیٰ پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

مسئلہ قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی۔

مسئلہ اگر غیر محصن کو زانی کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حد قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین^(۳) سے انتالیس^(۳۹) تک حسب تجویز حاکم شرع کوڑے لگانا ہے اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے مخنث، اے بددیانت، اے لوطی، اے زندیق، اے دیوث، اے شرابی، اے سود خوار، اے بدکار عورت کے بچے، اے حرام زادے، اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی۔

مسئلہ امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے۔

مسئلہ اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کو چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔

مسئلہ تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائے گا کیوں کہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لیے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں۔

(آیت) وَالْخِيسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (آیت ۹، النور)

ترجمہ: اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ جب مرد اپنی بی بی پر زانی کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مقرر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو

اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہو گا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہو گا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں، اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی اور عورت پر لعان واجب ہو گا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہو گا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہو گا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہو گا اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنون نہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان۔

(آیت) **لَوْلَا اِذْ سَبَعْتُمْوَهٗ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِنَّ خَيْرًا وَّ قَالُوْا هٰذَا اِفْكٌ مُّبِيْنٌ** (آیت ۱۲، النور)

ترجمہ: کیوں نہ ہو واجب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔ (کنز الایمان)

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا ناہنجی ہے۔

(آیت) **وَلَوْلَا اِذْ سَبَعْتُمْوَهٗ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ تَكْلَمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتٰنٌ عَظِيْمٌ** (آیت ۱۶، النور)

ترجمہ: اور کیوں نہ ہو واجب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔ (کنز الایمان)

میکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے

کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابلِ نفرت ہے۔ (کبیر وغیرہ)

(آیت) وَلَا يَأْتِلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت ۲۲، النور)

ترجمہ: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان) **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے، حدیث صحیح میں یہی وارد ہے۔

مسئلہ اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی علوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولوا الفضل فرمایا۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. (آیت ۲۷، النور)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے یا کھکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ کہے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ حدیث شریف میں ہے کہ سلام

کو کلام پر مقدم کرو۔ حضرت عبداللہ کی قراءت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے ان کی قراءت یوں ہے
حَتَّى تُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا وَتَسْتَأْذِنُوا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام
کرے۔ (مدارک، کشاف احمد)

﴿مسئلہ﴾ اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں
جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔

﴿مسئلہ﴾ حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے۔

(مؤطا امام مالک)

(آیت) فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ
ادْجِعُوا فَادْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ۔ (آیت ۲۸، النور)

ترجمہ: پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم
سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لیے بہت ستر ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

(کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے
دروازوں پر ایسا کرنا، ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلافِ ادب ہے۔

(آیت) قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ
اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ۔ (آیت ۳۰، النور)

ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت
کریں یہ ان کے لیے بہت ستر ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ مرد کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہے، اس کا دیکھنا جائز نہیں اور
عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ
کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرۂ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے مگر بحالتِ ضرورت قاضی و گواہ
کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ
سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضعِ مرض کا بقدر ضرورت دیکھنا جائز ہے

مسئلہ امر دلڑ کے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ (مدارک و احمدی)

(آیت) وَقُلْ لِلنُّسُوِّ مَنِ يَغْضُضُ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرَ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطُّفُلِ الَّذِينَ لَمْ يَنْظُرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (آیت ۳۱، النور)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطے کہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاں پاؤ۔ (کنز الایمان)

مسئلہ عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے۔ (مدارک وغیرہ)

مسئلہ ائمہ حنفیہ کے نزدیک خسی اور عنین حرمت نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں۔

مسئلہ اس طرح فتیح الافعال منخث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے

مسئلہ اسی لیے چاہیے کہ عورتیں باجے دار جھانجن نہ پہنیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز عدم قبول دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجب غضب الہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔ (تفسیر احمدی وغیرہ)

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ

بَعْدَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَ هُنَّ طُفُؤُنَ عَلَيْكُمْ
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ . (آیت ۵۸، النور)

ترجمہ: اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم
میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دو پہر کو اور
نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر
آمد و رفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے
آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو
سکتے ہیں۔

(آیت) لَيْسَ عَلَى الْأَعْلَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى
أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
مَقَاتِلُهُ أَوْ صَدِيقُكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا
فَسَلِّتُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ . (آیت ۶۱، النور)

ترجمہ: نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ
کھاؤ اپنی اولاد کے گھریا اپنے باپ کے گھریا اپنی ماں کے گھریا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں
کے گھریا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھوپھیوں کے گھریا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالائوں
کے گھریا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل
کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس
سے مبارک پاکیزہ اللہ یوں ہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان
میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو۔ (خازن)

مسئلہ اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے ”اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہُ“ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں۔ نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے ”اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ“ (شفاء شریف) ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سید عالم ﷺ پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔

(آیت) اِنَّمَا الْهُمُومُونَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا کَانُوْا مَعًا عَلٰی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْكَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوکَ لِبَعْضِ شَاْئِهِمْ فَاُذِنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آیت ۶۲، انور)

ترجمہ: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہیئے۔ (مدارک)

انیسواں پارہ

(آیت) لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا .

(آیت ۲۹، الفرقان)

ترجمہ: بیشک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے۔ (کنز الایمان)

بے دین اور بد مذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور الفت و احترام ممنوع ہے۔

(آیت) وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ آمَنًا . (آیت ۷۴، الفرقان)

ترجمہ: اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ (کنز الایمان)

بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہیے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد ان کی جزا ذکر فرمائی جاتی ہے۔

(آیت) قَالُوا أَنْتُمْ مِنْ لَدُنْكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَوَّلُونَ . (آیت ۱۱۱، الشعراء)

ترجمہ: بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کہیںے ہوئے ہیں۔ (کنز الایمان)

مومن کو ذلیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو۔

بیسواں پارہ

(آیت) فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ وَاقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتُ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ .
(آیت ۲۵، قصص)

ترجمہ: تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہ سنائیں اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع و احتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے۔ (مدارک)

(آیت) قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَلَاثِينَ حَبَّ حَبَّ فَإِنْ أَتَيْتَ عَشْرًا فَبِنِ عِنْدَكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ . (آیت ۲۷، قصص)

ترجمہ: کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا، قریب ہے کہ انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ عقد کے لیے صیغہ ماضی ضروری ہے۔

مسئلہ اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔

مسئلہ آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں

چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے۔

مسئلہ اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار

دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہو سکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مل لازم ہوگا۔

(ہدایہ و احمدی)

(آیت) وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِنِ مَّا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَٰهٌ مَّرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ. (آیت ۸، قصص)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی ورا گروہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان میری ہی طرف تمھارا پھرنا ہے تو میں بتا دوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو۔

اکیسواں پارہ

(آیت) وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا
إِمَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَالْهِنَا وَالْهَكْمُ وَحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ .

(آیت ۴۶، العنکبوت)

ترجمہ: اور اے مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر مگر وہ جنہوں نے ان میں
سے ظلم کیا اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو تمہاری طرف اترا اور ہمارا تمہارا
ایک معبود ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور
ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی۔

(آیت) أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ مِنْ أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ .

(آیت ۳۰ روم)

ترجمہ: رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب غالب ہوں
گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ حضرت امام ابوحنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود
فاسدہ رلوا وغیرہ جائز ہیں۔ (مدارک و خازن)

(آیت) قَاتِلْ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ
وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ . (آیت ۳۸، روم)

ترجمہ: تورشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لیے جو اللہ کی رضا
چاہتے ہیں اور انہیں کا کام بنا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ (مدارک)

(آیت) مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ وَمَا جَعَلَ آذُنَكُمْ الَّتِي تَطْهَرُونَ

مِنْهُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ. (آیت ۴، الاحزاب)

ترجمہ: اللہ نے کسی آدمی کے اندر دودل نہ رکھے اور تمہاری ان عورتوں کو جنہیں تم ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا اور نہ تمہارے لیے پاکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے۔

﴿مسئلہ﴾ ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

﴿مسئلہ﴾ کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ)

(آیت) اَللّٰہِیْ اُولٰٓئِیْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُہُمْ اُمَّہَاتُہُمْ وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُہُمْ اُولٰٓئِیْ بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُہْجِرِیْنَ اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوْا اِلٰی اُولِیَآئِکُمْ مَّعْرُوْفًا کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرًا. (آیت ۶، الاحزاب)

ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی پیمیاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں بہ نسبت اور مسلمانوں اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی احسان کرو یہ کتاب میں لکھا ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا۔

(آیت) وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیِّیْنَ مِیثَاقَہُمْ وَ مِنْکَ وَ مِنْ نُوحٍ وَاِبْرٰہِیْمَ وَ مُوسٰی وَاَعٰیصٰی بَنِیْ اِمْرٰئِیْمَ وَاَخَذْنَا مِنْہُمْ مِّیثَاقًا عَلَیْہِمْ. (آیت ۷، الاحزاب)

ترجمہ: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ سید عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی افضلیت کے اظہار کے لیے ہے۔

(آیت) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ زِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأَسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا. (آیت ۲۸، الاحزاب)

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

(آیت) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ مَنْ يَّاتِ مِنْكُمۡ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ يُضَعَّفۡ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا. (آیت ۳۰، الاحزاب)

ترجمہ: اے نبی کی بیبیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے اس پر اوروں سے دو ناعذاب ہوگا اور یہ اللہ کو آسان ہے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اسی لیے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے اور اسی لیے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لیے ان کی آدنی بات سخت گرفت کے قابل ہے۔

بائیسواں پارہ

(آیت) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمِئَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا. (آیت ۳۴، الاحزاب)

ترجمہ: اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم ﷺ کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی ﷺ کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔

مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر و جوہ کے لیے ہوتا ہے۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسُوهُنَّ فَبَاكُمُ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا فَيَتَّعُوهُنَّ وَسَرَاحُهُنَّ سَرَاحًا جَبِيلًا.

(آیت ۴۹، الاحزاب)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں جسے گن تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے چھوڑ دو۔

(کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں۔

مسئلہ خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت نہ ہوئی ہو۔

مسئلہ یہ حکم مومنہ اور کتابیہ دونوں کو عام ہے لیکن آیت میں مومنات کا ذکر فرمانا اس طرف مشیر ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے۔

مسئلہ یعنی اگر ان کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر

واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔
(آیت) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ
 مِنْ أَمْرًا قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ
 حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔ (آیت ۵۰، الاحزاب)

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لیے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں
 جن کو تم مہر دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی
 بیٹیاں اور پھپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالائوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ
 ہجرت کی اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے یہ
 خاص تمہارے لیے ہے امت کے لیے نہیں ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے
 ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے مال کنیزوں میں یہ خصوصیت تمہاری اس لیے کہ تم پر کوئی تنگی نہ
 ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان۔ (نزل ایمان)

● غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لیے ہے کیونکہ مملوکات بملک بيمين خواہ
 خرید سے ملک میں آئی ہوں یا ہبہ سے یا وارثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں۔
 ● نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے۔

● اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس
 درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُدْخَلَ كُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ
 لُظْرِينَ إِنَاءٍ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ
 ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا
 فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ
 اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا۔ (آیت ۵۳، الاحزاب)

ترجمہ: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تنگوہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پر دے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لیے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے، شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے۔
(آیت) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِیْمًا (آیت ۵۶، الاحزاب)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

مسئلہ درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متواتر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔

مسئلہ درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب درود بھیجتے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔

تیسواں پارہ

(آیت) فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ. (آیت ۸، الصافات)

ترجمہ: پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں۔

◉ علم نجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا۔

◉ شرعاً کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعینہ دوسرے میں نہیں پہنچ

جاتا، مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی سمتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حدود مرض کا ہر ایک میں جدا گانہ ہے، کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا۔

(آیت) قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعَجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ

لَيَبْتَغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ. (آیت ۲۴، ص)

ترجمہ: داؤد نے فرمایا بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُبی اپنی دُبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بیشک اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور وہ بہت تھوڑے ہیں اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔ (کنز الایمان)

◉ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدہ تلاوت کے قائم مقام

ہو جاتا ہے جب کہ نیت کی جائے۔

چوبیسواں پارہ

(آیت) النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ. (آیت ۴۶، المؤمن)

ترجمہ: آگ جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے تا آنکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اٹھائے۔

پچیسواں پارہ

(آیت) ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهَ عِبَادَهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نّٰزِدْ لَهُ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ -

(آیت ۲۳، اشوری)

ترجمہ: یہ ہے وہ جس کی خوش خبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قربت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ (کنز الایمان)

● اہل قربت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں، ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسین کریمین ہیں رضی اللہ عنہم، ایک قول یہ ہے کہ آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس مراد ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں حضور کی ازواج مطہرات حضور کے اہل بیت میں داخل ہیں ● حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے۔ (جمل و خازن وغیرہ)

(آیت) وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ. (آیت ۲۵، اشوری)

ترجمہ: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (کنز الایمان)

● توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مجتنب رہنے کا پختہ ارادہ کرے، اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس حق سے بطریق شرعی عہدہ برآ ہو۔

(آیت) وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوحِيَ بِاٰذَنِهٖ مَا يَشَاءُ اِنَّهٗ عَلٰى حَكِيْمٍ. (آیت ۵۲، اشوری)

ترجمہ: اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پر وہ عظمت کے ادھر ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے بیشک وہ بلندی و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

ﷺ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لیے ہوتا ہے، اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے مجھوب ہونا ہے۔

(آیت) وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْدِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ . (آیت ۲۴، الجاثیہ)

ترجمہ: اور بولے وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ اور انہیں اس کا علم نہیں وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں۔ (کنز الایمان)

ﷺ حوادث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث رونما ہونے سے زمانہ کو بُرا کہنا ممنوع ہے، احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

چھبیسواں پارہ

(آیت) وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَلَدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَلُّهُ وَفِطْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَلَدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصِدِّحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنَّي تَتَّبِعُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (آیت ۱۵، الاحقاف)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ" تو حمل کے لیے چھ ماہ باقی رہے، یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے۔

(آیت) فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَذْتُمُوهُمْ فَسُدُّوا أَلْوِثَاقَ فَمَا مِمَّا بَعْدَ وَامَّا فِدَاءٌ حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لِيَبْلُوَ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ -

(آیت ۴، محمد)

ترجمہ: تو جب کافروں سے تمھارا سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کر لو تو مضبوط باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی ان سے بدلہ لیتا مگر اس

لیے کہ تم میں ایک کو دوسرے سے جانچے اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہر گزان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا مملوک بنالیا جائے اور احساناً چھوڑنا اور فدیہ لینا، جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورہ برأت کی آیت ”اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ“ سے منسوخ ہو گیا۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ لَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَكُمْ. (آیت ۳۳، محمد)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے۔

(آیت) قُلْ لِلنَّحْلَيْنِ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسَلِّمُونَ فَإِنْ تَطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا. (آیت ۶۱، فتح)

ترجمہ: ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ عن قریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحتِ خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور انکی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهْلَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ. (آیت ۶۱، الحجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے۔

(آیت) وَ اِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَاَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَعَثَ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّذِي تَبَغٰى حَتّٰى تَفِىءَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَاَعَتْ فَاَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسَطُوا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ. (آیت ۹، الحجرات)

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کرو اور عدل کرو بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنز الایمان)

سئلہ باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتل کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے۔
(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرَكُم مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْبِسُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا بِاللَّغِبِ بَيْنَ الْأَسْمَاءِ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ. (آیت ۱۱، الحجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (کنز الایمان)

سئلہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہو اس کو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو گتیا گدھ یا سورا کھنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابو بکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان غنی کا ذو النورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہو گئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ عیش، اعرج۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا

تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ . (آیت ۱۲، الحجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (نزل الایمان)

مسئلہ مومن صالح کے ساتھ بُرا گمان ممنوع ہے، اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنی مراد لینا باوجود یہ کہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو، یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا گمان دو طرح کا ہے، ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے، یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے گناہ ہے، دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے، یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے۔

مسئلہ گمان کی کئی قسمیں ہیں، ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک مستحب وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان ایک ممنوع حرام وہ اللہ کے ساتھ بُرا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ بُرا گمان کرنا ایک جائز وہ فاسقِ معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔

مسئلہ غیبت بالاتفاق کبار میں سے ہے، غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے، ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔
مسئلہ فاسقِ معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں، حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔

مسئلہ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحبِ ہوا (بد مذہب)، دوسرا فاسقِ معلن، تیسرا بادشاہ ظالم، یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں۔

(آیت) قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَكِنَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت ۱۲، الحجرات)

ترجمہ: گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہوں کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں، اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا، اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔

(آیت) مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ۔ (آیت ۱۸، ق)

ترجمہ: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

(کنز الایمان)

مسئلہ ان دونوں حالتوں (قضائے حاجت اور وقت جماع) میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اس کے لکھنے کے لیے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو، یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہو۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کر لے۔ منکرینِ بعثت کا رد فرمانے اور اپنے قدرت و علم سے ان پر جہنمیں قائم کرنے کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیامت کے وقت پیش آنے والی ہے۔ اور صیغہ ماضی سے ان کی آمد کی تعبیر فرما کر اس کے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

ستائیسواں پارہ

(آیت) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى. (آیت ۱۱، النجم)

ترجمہ: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ صحیح یہ ہی ہے کہ حضور ﷺ دیدارِ الہی سے مشرف فرمائے گئے۔ مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بحر الامتہ ہیں، وہ بھی اسی پر ہیں۔ مسلم کی حدیث ہے رَأَيْتُ رَبِّي بَعِيْنِي وَبِقَلْبِي میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے شبِ معراج اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیثِ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اس کو دیکھا اس کو دیکھا۔ امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گیا۔

(آیت) الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّيْمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذَا اُنْشَأْتُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجْنَثٌ فِى بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى. (آیت ۳۲، النجم)

ترجمہ: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو سستہ نہ بناؤ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمتِ الہی کے اعتراف اور اطاعت و عبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لیے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔

(آیت) وَاَنْ لِّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی. (آیت ۳۹، النجم)

ترجمہ: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر علماء امت کا اجماع ہے اور اسی لیے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات کو فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ میں طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی، بجز اس کے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعتِ رزق یا تندرستی وغیرہ سے اس کا بدلہ دے دیا جائے گا تاکہ آخرت میں اس کا کچھ حصہ باقی نہ رہے۔ اور ایک معنی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کیے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائے گا جو اس نے کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے۔ اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لیے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لیے کی گئی ہو کیونکہ اس کا کرنے والا مثل نائب و وکیل کے اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔

(آیت) اِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ۔ (آیت ۴۹، القمر)

ترجمہ: بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی۔ (کنز الایمان)

یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرت الہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب و غیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

﴿مسئلہ﴾ احادیث میں انہیں اس امت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا، وہ بدترین خلق ہیں۔

(آیت) لَا يَسْتَكْبِرُ إِلَّا الْاَبْطَهَرُونَ۔ (آیت ۷۹، الواقعة)

ترجمہ: اسے نہ چھوئیں مگر با وضو۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں ہے بے وضو کو یاد پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں۔

(آیت) ثُمَّ تَقَيَّنَا عَلَىٰ أَثَرِهِمْ بِرُسُلِنَا وَتَقَيَّنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَافَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ. (آیت ۲۷، الحديد)

ترجمہ: پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے بنانے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہترے فاسق ہیں۔ (کنز الایمان)

● اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الہی مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے، اور اس کو جاری رکھنا چاہیے ایسی بدعت کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بُری بات نکالنا بدعتِ سیئہ کہلاتا ہے، وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعتِ سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلافِ سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے اس سے ہزار ہا مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امور خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔

اٹھائیسواں پارہ

(آیت) اَلَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَائِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهَاتُهُمْ اِنَّ اُمَّهَاتَهُمْ اِلَّا الْاُمَّهَاتُ لَدَنَّهُمْ وَاِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَاِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ. (آیت ۲، المجادلہ)

ترجمہ: وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بیشک بڑی اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ (کنز الایمان)

دودھ پلانے والیاں بسبب دودھ پلانے کے ماؤں کے حکم میں ہیں اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات بسبب کمال حرمت مائیں بلکہ ماؤں سے اعلیٰ ہیں۔

(آیت) وَاَلَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لَهَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَبَسَّاسَا ذٰلِكُمْ تَوَعَّظُونَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ. (آیت ۳، المجادلہ)

ترجمہ: اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (کنز الایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندیوں سے ظہار نہیں ہوتا اگر اس کو محرمات سے تشبیہ دے تو مظاہر نہ ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے وطی اور اس کے دعویٰ حرام ہیں

(آیت) فَتَنٌ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَبَسَّاسَا فَنَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطَاعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْكَافِرَيْنِ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. (آیت ۴، المجادلہ)

ترجمہ: پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ روزوں سے جو کفارہ دیا جائے اس کا بھی جماع اور دوائی جماع سے مقدم ہونا ضروری ہے، جب تک وہ روزے پورے ہوں خاوند، بیوی میں سے کوئی کسی کو ہاتھ نہ لگائیں۔ کفارہ طہار میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، مگر اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل ہو حتیٰ کہ اگر کھانا کھلانے کے درمیان میں شوہر اور بیوی میں قربت واقع ہوئی تو نیک کفارہ لازم نہ ہوگا۔

(آیت) لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. (آیت ۲۲، المجادلہ)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے (آگاہ ہو جاؤ) اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ (کنز الایمان، سورہ مجادلہ، آیت ۲۲)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد دینیوں اور بد مذہبوں اور خود رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت اور اختلاط جائز نہیں۔

(آیت) لِّلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصَرُّونَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ. (آیت ۸، الحشر)

ترجمہ: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔ (کنز الایمان)

(آیت) وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ. (آیت ۱۰، الحشر)

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ جس کسی کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لیے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے وہ مومنین کے اقسام سے خارج ہے، کیوں کہ یہاں مومنین کی تین قسمیں بیان فرمائی گئیں (۱) مہاجرین (۲) انصار (۳) ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمان کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لیے استغفار کریں اور کرتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَاِمْتَحِنُوهُنَّ ۚ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حَلَالٌ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَآتُوهُنَّ مَا أَنْفَقُوا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ وَلَا تَبْسُكُوا بِعَصَمِ الْكُوفَرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلَا تَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (آیت ۱۰، المتحنہ)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دہو نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافریوں کے نکاح پر جسے نہ رہا اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان، سورہ متحنہ، آیت ۱۰)

مسئلہ عورت مسلمان ہو کر، کافر مرد کی زوجیت سے خالی ہو گئی۔

مسئلہ اور یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا، کافر شوہر اس کو طلب کرے اور

اگر نہ طلب کرے تو اس کو کچھ نہ دیا جائے گا۔

(مسئلہ) اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔

(مسئلہ) واحتج به ابو حنیفہ علی ان لا عدة علی المهاجرة فیجوز لها التزوج من غیر عدة خلا فالهما۔

(مسئلہ) اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر نیا مہر واجب ہو گا ان کے شوہروں کو جو ادا کر دیا گیا وہ اس میں مجرأ محسوب نہ ہو گا۔

(مسئلہ) اگر مسلمان کی عورت (معاذ اللہ) مرتد ہو جائے تو اس کے قید نکاح سے باہر نہ ہوگی۔ (علیہ الفتویٰ زجراوتیسیرا)

(آیت) یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔ (آیت ۹، الجمعة)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (کنز الایمان)

(مسئلہ) اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے، اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکر الہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔

(مسئلہ) اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا۔

(مسئلہ) جمعہ مسلمان مرد مکلف آزاد تندرست مقیم پر شہر میں واجب ہوتا، نابینا اور لنگڑے پر واجب نہیں ہوتا صحت جمعہ کے لیے سات شرطیں ہیں (۱) شہر، جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو، یا فناء شہر، جو شہر سے متصل ہو اور اہل شہر اس کو اپنے حوائج کے کام میں لاتے ہوں۔ (۲) حاکم (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ وقت کے اندر (۵) خطبہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لیے ضروری ہے۔ (۶) جماعت اور اس کی اقل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے۔ (۷) اذن عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے روکا نہ جائے۔

(آیت) وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِلًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِو وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ. (آیت ۱۱، الجمعہ)

ترجمہ: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیے۔

(آیت) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِغَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا. (آیت ۱، الطلاق)

ترجمہ: اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ غیر مدخول بہا پر عدت نہیں، باقی تینوں قسم کی عورتیں (صغیرہ، آئسہ، حاملہ) انہیں ایام نہیں ہوتے تو ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی

مسئلہ غیر مدخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے۔ آیت میں جو حکم دیا گیا اس سے مراد ایسی مدخول بہا عورتیں مراد ہیں جن کی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ہو تو ایسے طہر میں طلاق دیں جس میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو پھر عدت گزرنے تک اس سے تعرض نہ کریں اس کو طلاق احسن کہتے ہیں۔ طلاق حسن غیر موطوءہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اس کو ایک طلاق دینا احسن ہے خواہ یہ طلاق حیض میں ہو اگر موطوءہ عورت صاحب حیض ہو تو اس کو تین طلاقیں ایسے تین طہروں میں دینا جس میں اس سے قربت نہ کی ہو طلاق حسن ہے۔ اور اگر

موطوءہ صاحب حیض نہ ہو تو اس کو تین طلاقیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے۔ طلاق بدعی، حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی گئی ہو طلاق بدعی ہے۔ ایسے ہی ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں یکبارگی یا دو مرتبہ میں دینا طلاق بدعی ہے اگرچہ اس طہر میں وطی نہ کی گئی ہو۔

مسئلہ طلاق بدعی مکروہ ہے مگر واقع ہو جاتی ہے اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔
مسئلہ عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنا لازم ہے شوہر کو جائز ہے کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا روا (جائز) ہے۔
مسئلہ اگر عورت فحش بکے اور گھر والوں کو ایذا (تکلیف) دے تو اس کو نکالنا جائز ہے کیوں کہ وہ ناشزہ کہ حکم میں ہے۔

مسئلہ جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکالنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن رات گزارنا اس کو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے۔

مسئلہ جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو۔

مسئلہ اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے۔
(آیت) **فَاِذَا بَلَغَ اَجَلُهُنَّ فَاَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهَدُوْا ذَوْنِ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقْبِسُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذَلِكُمْ يُوعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ اِلٰهَ الْفِتْنَةِ فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِيْ الْمَكَانِ الَّذِيْ فِيْهِ يَدْعُوْنَ اِلٰهَهُنَّ** (آیت ۲، الطلاق)

ترجمہ: تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کر دو اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کر لو اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا۔ (کنز الایمان، شوہر طلاق)

مسئلہ اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ کفار شرائع و احکام کے ساتھ مخاطب نہیں۔

(آیت) وَالَّذِينَ يَسْتَنُّ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ إِلَى أَنْ يَحْضْنَ وَأُولَئِكَ الْأَحْصَالُ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝ (آیت ۴، الطلاق)

ترجمہ: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی
(آیت) أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ وَلَا تَضَارَّوهُنَّ لِتَضَيَّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمِلَ فَلْيَقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاتُّوهُنَّ أَجُورَهُنَّ وَأَنْتُمْ بِأَيْبَنِكُمْ بَعُورُونَ وَإِنْ تَعَاَسَرْتُمْ فَمَتْرَضِعُكُمْ أَخْرَى ۝ (آیت ۶، الطلاق)

ترجمہ: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان و نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ طلاق دی ہوئی عورت کو تا عدت رہنے کے لیے اپنے حسبِ حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔

مسئلہ نفقہ جیسا حاملہ کو دینا واجب ہے ایسا ہی غیر حاملہ کو بھی خواہ اس کو طلاقِ رجعی دی ہو یا بائن۔
مسئلہ بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلاوے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے، بچہ کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاقِ رجعی کی عدت میں ایسی حالت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعد عدت جائز ہے۔

مسئلہ کسی عورت کو معینِ اجرت پر دودھ پلانے کے لیے مقرر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ غیر عورت کی بہ نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے۔

مسئلہ اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر زیادہ اولیٰ۔

مسئلہ دودھ پلائی پر بچے کو نہلانا، اس کے کپڑے دھونا، اس کے تیل لگانا، اس کی خوراک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے۔

مسئلہ اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں۔

(آیت) قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ.

(آیت ۲، التحریم)

ترجمہ: بیشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (نزل الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا مبہین یعنی قسم ہے

انتیسواں پارہ

(آیت) وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ.

ترجمہ: اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار اولیٰ سمعیہ و عقلیہ دونوں پر ہے اور دونوں حجیت ملزمہ ہیں۔

(آیت) فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ. (آیت ۳۱، المعارج)

ترجمہ: تو جو ان دو کو سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے متعہ، لواطت، جانوروں کے ساتھ قضاء شہوت اور ہاتھ سے استمتاع کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔

(آیت) إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ أَنْ لَّنْ تَحْصُوا فَنَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَّرْضَىٰ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقْتُلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاقْرَءُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ. (آیت ۲۰، المزمل)

ترجمہ بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانوں تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اپنا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بے

شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان، سورہ مزمل۔ آیت ۲۰)

مسئلہ اس آیت سے نماز میں مطلق قراءت کی فرضیت ثابت ہوئی۔

مسئلہ اقل درجہ قراءت مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں۔

(آیت) اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (آیت ۲۳، القیامہ)

ترجمہ: اپنے رب کو دیکھتے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الہی میسر آئے گا، یہی اہل

سنت کا عقیدہ و قرآن و حدیث و اجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہوگا۔

تیسواں پارہ

(آیت) كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ. (آیت ۱۵، المطففين)

ترجمہ: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدارِ الہی کی نعمت میسر آئے گی کیونکہ محرومی دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لیے وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو، حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔

(آیت) وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ. (آیت ۲۱، الانشقاق)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے، خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

﴿مسئلہ﴾ سجدہ تلاوت کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لیے مثل طہارت اور قبلہ رو ہونے اور ستر عورت وغیرہ کے۔

﴿مسئلہ﴾ سجدہ کے اوّل و آخر اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

﴿مسئلہ﴾ امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر سجدہ واجب ہے۔

﴿مسئلہ﴾ سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی، اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے، اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا۔ (التفصیل فی کتب الفقہ۔ (تفسیر احمدی)

(آیت) وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى. (آیت ۱۵، الاعلیٰ)

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ اس آیت سے تکبیر افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ تزکی سے صدقہ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عید گاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نماز عید مراد ہے۔ (تفسیر مدارک و احمدی)

(آیت) وَالصُّحُی. (آیت ۱، الفلح)

ترجمہ: چاشت کی قسم۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ چاشت کی نماز سنت ہے اور اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک ہے۔ امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ صبحی سے دن مراد ہے۔

(آیت) وَيَتَنَعَّوْنَ الْمَسَاعُونَ. (آیت ۷، الماعون)

ترجمہ: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ علما نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریہ دیا کرے۔

(آیت) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ. (آیت ۴، الفلق)

ترجمہ: اور ان عورتوں کے شر سے جو گروہوں میں پھونکتی ہیں۔ (کنز الایمان)

﴿مسئلہ﴾ گندے بنانا اور ان پر گرہ لگانا آیات قرآن یا اسماء الہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم ﷺ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
۳	تہذیب.....
۴	انتہا لشکر.....
۶	تقریظ جلیل: حضرت علامہ مولانا عبدالحمید نعمانی صاحب قبلہ.....
۷	تقریظ: حضرت علامہ مولانا محمد حسین صدیقی ابوالحقانی صاحب قبلہ.....
۸	دعائے کلمات: حضرت علامہ مسعود احمد رکانی صاحب قبلہ.....
۹	تائید گرامی: حضرت مولانا نصر الحق رضوی صاحب قبلہ.....
۱۰	مقدمہ: حضرت علامہ مولانا حبیب اللہ بیگ ازہری صاحب قبلہ.....
۱۱ (پہلا پارہ).....
۱۱	میت کے سرہانے سورہ بقرہ کی اول آیتیں اور پاؤں کی طرف آخری آیتیں پڑھی جاتی ہیں.....
۱۱	گیارہویں، فاتحہ، تہجد اور چالیسواں وغیرہ چائے ہیں.....
۱۱	انفاق میں اسراف ممنوع ہے.....
۱۲	کتب سابقہ پر اجمالاً ایمان لانا فرض عین اور قرآن مجید پر تفصیلاً ایمان لانا فرض کفایہ ہے.....
۱۲	اگر قوم چند پندرہ ہو تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا.....
۱۲	کفری اعتقاد رکھنے والا خارج از اسلام ہے.....
۱۳	تقیہ ذاعیب ہے.....
۱۳	کفار سے میل جول حرام ہے.....
۱۳	صالحین کا اتباع محمود ہے.....
۱۳	زندیق کی توبہ مقبول ہے.....
۱۴	تمسخر انبیاء و صحابہ کفر ہے.....
۱۴	بیع تعاطی جائز ہے.....
۱۴	اسباب کی تاثیر مشیت الہی کے ساتھ مشروط ہے.....
۱۴	اللہ عیوب سے پاک ہے.....
۱۵	کفار عبادت کے مامور ہیں.....
۱۵	دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور مومنین کے لیے خلود نار نہیں.....
۱۵	عمل ایمان کا جز نہیں ہے.....

۱۵	گنہ گاروں کی سزا مشیت الہی پر موقوف ہے۔
۱۵	جنت اور لہل جنت کے لیے فائز نہیں۔
۲۱	انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔
۲۱	علم تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔
۲۱	(خلق لکم) اباحت اشیا کی دلیل ہے۔
۱۷	جملہ زبانیں اللہ کی تخلیق کردہ ہے۔
۱۷	سجدہ کے اقسام مع اقوال مفسرین۔
۱۷	سجدہ تحیت منسوخ ہے۔
۱۸	تکبر نہایت فحش فعل ہے۔
۱۸	انبیاء علیہم السلام کو ظالم کہنا کفر ہے۔
۱۹	مقبولان بارگاہ کے وسیلے سے دعا مانگنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔
۱۹	اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا۔
۱۹	توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے اور اس کے تین ارکان ہیں۔
۲۰	شکر نعمت اور وفائے عہد واجب ہے۔
۲۰	جماعت سے نماز پڑھنا افضل ہے۔
۲۰	عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔
۲۰	انبیائے کرام کی یادگارا اگر کفار قائم رکھیں تو بھی اسے نہیں چھوڑنا چاہیے۔
۲۰	شرک سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔
۲۱	انبیائے کرام علیہم السلام کے اوب کو نہ بجالانا غضب الہی کا باعث ہے۔
۲۱	مقبولان بارگاہ کی دعا سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔
۲۱	مشہور گناہ کا توبہ اعلانیہ ہو نا چاہیے۔
۲۱	مقامات متبرکہ کہ مورد رحمت الہی ہے۔
۲۲	مقام و بائیں رضائے الہی پر صابر کو شہادت کا ثواب ہے۔
۲۳	قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے گا۔
۲۳	والدین کی خدمت نفل پر مقدم ہے۔
۲۳	واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جاسکتے۔
۲۴	ظلم و حرام پر امداد کرنا حرام ہے۔
۲۴	حلال قطعی کو حرام جاننا کفر ہے۔

۱۵۰	احکام القرآن بحوالہ خزائن العرفان
۲۵	حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے۔
۲۵	حضور کی تشریف آوری کا شہرہ آپ کی آمد سے پہلے ہی سے تھا اور آپ کے وسیلے سے خلق کی حاجت روائی ہوئی۔
۲۶	دنوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا ممنوع ہے۔
۲۷	جادو گر کی توبہ مقبول ہے۔
۲۷	انبیاء کی تعظیم فرض ہے۔
۲۷	حدیث متواتر آیت ہے، نسخ کے احکام۔
۲۸	بزرگوں کے سامنے ایسے سوالات ممنوع ہیں جن میں فساد، خرابی ہو۔
۲۸	ایسے مال دار کے زوال نعمت کی تمنا جائز ہے جو گمراہی پھیلاتا ہے۔
۲۹	جہت قبلہ نہ معلوم ہو تو جس طرف دل چاہے نماز پڑھ لے۔
۳۰	کافر بیٹہ کا کاتبین کا جائز ہے۔
۳۰	مقام ابراہیم مقام دعا ہے۔
۳۰	لہنا میلاد خود حضور نے منایا ہے۔
۳۱	(دوسرا پارہ)
۳۱	مسلمان کی شہادت کافر کے حق میں شرعاً معتبر ہے۔
۳۱	اجماع حجت ہے۔
۳۲	حضور کی شہادت امت کے حق میں مقبول ہے۔
۳۲	حضور ﷺ جملہ امت کے احوال پر مطلع ہیں۔
۳۳	حق کا چھپانا گناہ ہے۔
۳۳	شہید کی تعریف مع احکام۔
۳۴	سعی واجب ہے، عمرہ کے احکام حج اور عمرہ میں فرق۔
۳۴	علوم دین کا اظہار فرض ہے۔
۳۵	گناہ گار مسلمان پر لعنت تعین کے ساتھ جائز نہیں۔
۳۵	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔
۳۵	مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکا ہوا چھڑہ کام میں لانا جائز ہے۔
۳۵	دم مسفوح ہر جانور کا حرام ہے، خنزیر نجس العین ہے۔
۳۵	ذبح کے وقت جانور پر غیر اللہ کا نام لینا حرام ہے۔
۳۶	رشتہ داروں کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہے۔
۳۷	اولیائے مقتول اگر قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ نہیں،

۳۷	مریض کو محض وہم کی بنیاد پر روزے کا افطار جائز نہیں۔.....
۳۸	بہاری عند الشرح اس وقت معتبر ہے جب اس کی خبر مسلمان طیب دے۔.....
۳۸	دودھ پلانے والی عورت کب افطار کر سکتی ہے؟.....
۳۸	مسافر کے لیے افطار کب جائز ہے اور کب ناجائز؟.....
۳۸	شیخ فانی کی تعریف مع احکام۔.....
۳۸	ناجائز امر کی دعا جائز نہیں۔.....
۳۹	جنابت روزہ کے منافی نہیں۔.....
۳۹	مرد مسجد میں اعتکاف کرے اور عورت گھر میں۔.....
۳۹	اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔.....
۳۹	ناجائز کام کے لیے کسی کے خلاف مقدمہ رتنا حرام ہے۔.....
۴۰	اعتکاف میں عورتوں سے جماع اور بوس و کنار حرام ہے۔.....
۴۱	حج جس سن میں فرض ہوا؟ اس کے فرائض و واجبات کیا ہیں؟ عمرہ کے لیے کتنے طریقے ہیں؟ کیا اہل مکہ کے لیے تمتع و قرآن ہے؟ موافقت کتنے ہیں؟.....
۴۲	محرم اور محرمہ ک نکاح یاہج میں جائز لیکن جماع ناجائز۔.....
۴۲	ایام حج میں تجارت کب جائز ہے؟.....
۴۳	دعا کسب و اعمال میں داخل ہے۔.....
۴۳	مال باپ کو صدقات اور زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔.....
۴۴	جہاد کب فرض ہے؟.....
۴۴	ماہ حرام میں جنگ کی حرمت منسوخ ہے۔.....
۴۴	ارتداد سے تمام عمل باطل ہو جاتی ہیں۔.....
۴۵	عمل سبب ثواب نہیں بلکہ ثواب دینا افضل الہی ہے۔.....
۴۵	مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ حرام ہے۔.....
۴۶	قسم کے اقسام.....
۴۶	طلاق کا بیان.....
۴۸	دودھ پلانے کا بیان.....
۴۹ (تیسرا پارہ).....
۵۰	محصل کو چاہیے کہ متوسط مال لے۔.....
۵۰	فرض صدقہ اور نفل صدقہ کیسے دیا جائے؟.....

~۱۵۲~	احکام القرآن بحوالہ خزائن العرفان
۵۱	تہا عورتوں کی گواہی کب معتبر ہے؟.....
۵۱	عورتوں کی گواہی کب معتبر نہیں ہے؟.....
۵۲	رہن جائز ہے اور اس کے لیے قبضہ شرط ہے۔.....
۵۲	کفر کا عزم کرنا کفر ہے۔.....
۵۳	کرکرات اولیٰ حق ہے۔.....
۵۳	انبیائے سابقین کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت۔.....
۵۳	نبوت صرف اللہ کے فضل سے ملتی ہے۔.....
۵۵	(چوتھا پارہ).....
۵۵	حج کا بیان.....
۵۵	فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔.....
۵۶	کفار سے دوستی ممنوع ہے۔.....
۵۶	دشمن کے مقابلے میں صبر و تقویٰ کام آتا ہے۔.....
۵۶	سود ممنوع ہے۔.....
۵۶	گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔.....
۵۷	توبہ و استغفار آداب دعا سے ہے۔.....
۵۷	کفار سے علیحدگی لازم ہے۔.....
۵۷	مشورہ توکل کے خلاف نہیں۔.....
۵۸	بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا جائز نہیں۔.....
۵۸	بیویوں کے درمیان عدل فرض ہے۔.....
۵۹	عورتوں کو مہر بخشوانے پر مجبور کرنا جائز نہیں۔.....
۵۹	خلوت صحیحہ سے مہر موکد ہو جاتا ہے۔.....
۶۰	(پانچواں پارہ).....
۶۰	نکاح میں مہر ضروری ہے، مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم۔.....
۶۰	خودکشی حرام ہے۔.....
۶۱	کفر پر مرنے والے کی بخشش نہیں۔.....
۶۱	سکھان علم مذموم ہے۔.....
۶۲	حالت نشہ میں کلمہ کفر نہیں۔.....
۶۲	طہارت پانی کے ساتھ اصل ہے۔.....

۶۲مہیم کے پیچھے متوضی کی اقتدا صحیح ہے۔
۶۲بعد وفات مقبولان حق کو ”یا“ کے ساتھ ناکرنا جائز ہے۔
۶۳قیاس جائز ہے۔
۶۵ہجرت کب واجب ہوتی ہے؟
۶۶کن حالتوں میں نماز میں قصر ہے؟
۶۸ثبوت علم مصطفیٰ۔
۶۸اعمال داخل ایمان نہیں۔
۶۸کافر مسلمان کا وارث نہیں، کافر مسلمان کے مال پر استیلا پاکر مالک نہیں ہو سکتا۔
۶۹(چھٹا پارہ)
۶۹صفات فعلیہ قدیم ہے۔
۶۹بعثت رسول سے پہلے اللہ تعالیٰ بندوں پر عذاب نہیں فرماتا۔
۷۱عدم دلیل حرمت حلت کے لیے کافی ہے۔
۷۱کسی دینی کامیابی کے دن خوشی منانا جائز ہے۔
۷۲کتابی کا ذبیحہ حلال ہے۔
۷۲جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے۔
۷۳چور کی سزا۔
۷۴رشوت لینا دینا حرام ہے۔
۷۴پچھلی شریعتوں کے احکام جسے ترک کا حکم نہ دیا گیا وہ ہم پر لازم ہیں۔
۷۴یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوقتی و مولات ممنوع ہے۔
۷۵علما پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے۔
۷۵بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔
۷۵کفار سے دوقتی و مولات حرام ہے۔
۷۶(ساتواں پارہ)
۷۶قسم کا کفارہ ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں۔
۷۸نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن خوشیاں منانا طریقہ صالحین ہے۔
۷۹بے دینیوں کے جس محفل میں دین کا احترام نہ کیا جائے مسلمانوں کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔
۸۲امر و وجوب کے لیے ہے۔
۸۳توشہ، گیرا ہوئی، میلاد شریف، بزرگوں کا فاتحہ وغیرہ ممنوع نہیں۔

۸۳	اہل علم کو ضرورت کے وقت اپنے منصب کا اظہار جائز ہے۔
۸۴(نواں پارہ).....
۸۴	جس وقت قرآن پڑھا جائے خواہ نماز میں ہو یا خارج نماز میں سنا اور خاموش رہنا واجب ہے۔
۸۵	کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پچھلا گناہ معاف ہے۔
۸۶(دسواں پارہ).....
۸۶	مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے۔
۸۸	مال کا جمع کرنا مباح ہے، مذموم نہیں جب کہ اس کے حقوق ادا کیے جائیں۔
۸۸	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔
۸۹	زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ ہیں۔
۹۰	رسول خدا ﷺ کی شان میں گستاخی کفر ہے۔
۹۰	کافر کے جنازے کی نماز جائز نہیں۔
۹۱(گیارہواں پارہ).....
۹۲	علم دین حاصل کرنا فرض ہے۔
۹۳(بارہواں پارہ).....
۹۳	نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوتی ہے۔
۹۵	ملبوسات اور آئینہ مقبولان حق سے برکت حاصل کرنا نیکی کی سنت ہے۔
۹۶(تیرہواں پارہ).....
۹۷	دولت دنیا پر اترنا حرام ہے۔
۹۸(چودھواں پارہ).....
۹۸	تقلیدائہ واجب ہے۔
۹۹	حالت اکراہ میں کلمہ کفر کا اقرار جائز ہے اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو۔
۹۹	اظہار حقانیت دین مناظرہ جائز ہے۔
۱۰۰(پندرہواں پارہ).....
۱۰۰	مسلمانوں کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا جائز ہے۔
۱۰۱	قراءت نماز کا رکن ہے۔
۱۰۲	اجتہاد جائز ہے اور ظن غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔
۱۰۳	بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے۔
۱۰۴(سولہواں پارہ).....

۱۰۴	طاعات اور نیک اعمال کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے۔.....
۱۰۶(سترھواں پارہ).....
۱۰۶	جن علما کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے۔.....
۱۰۷(اٹھارھواں پارہ).....
۱۰۷	ہاتھ سے قضاے شہوت کرنا حرام ہے۔.....
۱۰۷زن کی تہمت کا بیان۔.....
۱۱۰	اگر کوئی شخص کسی کار خیر پر قسم کھالے تو چاہیے کہ اس کام کو کرے اور کفارہ دے۔.....
۱۱۰	دوسرے کے گھر میں بے اجازت داخل ہونا منوع ہے۔.....
۱۱۳	جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے۔.....
۱۱۵(انیسواں پارہ).....
۱۱۵	مومن کو رذیل کہنا جائز نہیں۔.....
۱۱۶(بیسواں پارہ).....
۱۱۶	ایک شخص کی خبر عمل کرنا جائز ہے۔.....
۱۱۶	عقد کے لیے صیغہ خاصی ضروری ہے۔.....
۱۱۷	کسی مخلوق کی ایسی اطاعت جس میں خدا کی نافرمانی ہوتی ہو جائز نہیں۔.....
۱۱۸(اکیسواں پارہ).....
۱۱۹	اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں۔.....
۱۱۹ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا ہے۔.....
۱۲۰عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہے۔.....
۱۲۱(بائیسواں پارہ).....
۱۲۱آدمی کو رسول اللہ ﷺ کی طاعت ہر امر میں واجب ہے۔.....
۱۲۱اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں۔.....
۱۲۱خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے۔.....
۱۲۴(تیسویں پارہ).....
۱۲۴شرعاً کوئی مرض معتدی نہیں ہوتا۔.....
۱۲۵(چوبیسواں پارہ).....
۱۲۵عذاب قبر حق ہے۔.....
۱۲۶(پچیسواں پارہ).....

۱۳۶	اہل قربت سے کون کون مراد ہیں؟.....
۱۳۶	حضور کی محبت اور حضور کے اقدار کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے۔.....
۱۳۶	توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے۔.....
۱۴۸(چھبیسواں پارہ).....
۱۴۸	اقل مدت حمل چھ ماہ ہے۔.....
۱۳۱	مومن صالح کے ساتھ برائے گمان ممنوع ہے، گمان کی چند قسمیں ہیں۔.....
۱۳۲	قتلے حاجت اور وقت زنا آدمی کو بات کرنا جائز نہیں۔.....
۱۳۳(ستائیسواں پارہ).....
۱۳۳	حضور ﷺ دیدار الہی سے مشرف فرمائے گئے۔.....
۱۳۳	میت کو صدقات و طاعات کا ثواب پہنچتا ہے۔.....
۱۳۶(اتھارنویسواں پارہ).....
۱۳۶	دودھ پلانے والیاں دودھ پلانے کے سبب ماؤں کے حکم میں ہیں۔.....
۱۳۶	باندیوں سے ظہار نہیں ہوتا۔.....
۱۳۶	کفار دینے سے پہلے وطی اور اس کے دوا کی حرام ہے۔.....
۱۳۸	عورت مسلمان ہو کر، کافر کی زوجیت سے خالی ہو گئی۔.....
۱۳۹	جمعہ کی آذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے۔.....
۱۴۰	خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیے۔.....
۱۴۰	غیر مدخول بہا پر عدت نہیں۔.....
۱۴۰	غیر مدخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے۔.....
۱۴۱	کفار شرائع و احکام کے ساتھ مخاطب نہیں۔.....
۱۴۲	حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔.....
۱۴۲	عدت کا حکم۔.....
۱۴۲	بچہ کو دودھ پلانے والوں پر واجب نہیں، باپ کے ذمہ ہے۔.....
۱۴۴(انسیسواں پارہ).....
۱۴۴	متعہ، لواطت، جانوروں کے ساتھ قضائے شہوت اور ہاتھ سے حرام ہے۔.....
۱۴۵	نماز میں قراءت فرض ہے۔.....
۱۴۵	اقل درجہ قراءت مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں۔.....
۱۴۵	مومنین کو آخرت میں دیدار الہی کی نعمت میسر آئے گی۔.....
۱۳۶(تیسواں پارہ).....
۱۳۶	سجدہ تلاوت واجب ہے۔ سجدہ تلاوت کے احکام۔.....

دس نکاتی پروگرام

- (۱) - عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔
- (۲) - طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نخوہی گرویدہ ہوں۔
- (۳) - مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔
- (۴) - طبائع طلبہ کی جانچ ہو، جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے، معقول وظ
دے کر اس میں لگایا جائے۔
- (۵) - ان میں جو تیار ہوتے جائیں، تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلانے جائیں کہ تحریر
تقریر اور وعظاً و مناظرۃ اشاعتِ دین و مذہب کریں۔
- (۶) - حمایتِ مذہب و ردِ بد مذہبیاں میں مفید کتب و رسائل، مصنفوں کو نذرانے دے
تصنیف کرائے جائیں۔
- (۷) - تصنیف شدہ اور نو تصنیف شدہ رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں
تقسیم کیے جائیں۔
- (۸) - شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں، جہاں جس قسم کے واعظ، مناظر
تصنیف کی حاجت ہو، آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعدا کے لیے اپنی فوجیں
میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
- (۹) - جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں، وظائف مقرر کر
فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو، لگائے جائیں۔
- (۱۰) - آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کی حمایتِ مذہب میں مضامین
تمام ملک میں بہ قیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم از کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔